Over 175K Followers

18 TO 24 AUGUST, 2025 ☆☆☆ ۱۸تا۲۴ اگست ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

Made in Pakistan

میڈ ان پاکستان ہمارا وژن

VIPER®
Proudly Pakistani

وائپر نے اے آئی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں قومی پرچم سربلند کر دیا، خوشنود آفتاب

پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت میں نیا انقلاب

ہیکرز کن طریقوں سے آپ کو پھنسا سکتے ہیں اُن سے کیسا بچا جائے؟

لزبن کی گلیوں سے پرتگال کے ساحل تک

پاکستان میں مضر صحت خوردنی تیل کی بڑے پیمانے پر فروخت

اوپن اے آئی نے چیٹ جی پی ٹی کا نیا ماڈل متعارف کرادیا

لندن (کنزیومر واچ نیوز) اوپن اے آئی نے ایک نیا اور زیادہ طاقتور چیٹ جی پی ٹی ماڈل 'چیٹ جی پی ٹی 5' متعارف کرادیا ہے۔ اوپن اے آئی کی جانب سے اسے سب سے زیادہ ذہین، تیز اور مفید ماڈل قرار دیا گیا ہے، جسے ایجنٹیکیو اور حقیقی دنیا کے مسائل کے حل میں بہتر جوابدہی کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ ماڈل کے جوابات جی پی ٹی 40 کے مقابلے میں تقریباً45÷کم غلطیاں کرتا ہے اور اوپن اے آئی 03 کے مقابلے میں تقریباً80÷کم غلطیاں کرتا ہے۔ یہ "Unified system" ہے جو خود فیصلہ کرتا ہے کہ کب جلد جواب دینا ہے اور کب طویل مدتی جواب کی ضرورت ہے۔ اس کے پاس سوچ و بچار کے لیے الگ "thinking mode" بھی ہے۔ اس کے علاوہ ویب ایپ، گیمز اور کوڈنگ میں یہ ماڈل نمایاں مقام رکھتا ہے۔ مزید برآں لکھائی میں بھی اس کا شعری اور تخلیقی انداز بہتر ہوا ہے۔ صحت سے متعلق سوالات میں زیادہ محتاط اور معاون مواصلت فراہم کرتا ہے اور ہالوسینیشن کے امکانات کم کرتا ہے۔ صارفین اب مختلف ٹولز سے چیٹ جی پی ٹی کو مربوط کرسکتے ہیں اور اپنی ٹیمپلیٹس، شخصیات یا سوالی انداز کا اختیار رکھ سکتے ہیں۔

جعل سازی میں ملوث لاکھوں واٹس ایپ اکاؤنٹ ڈیلیٹ

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) انسٹنٹ میسجنگ ایپلی کیشن واٹس ایپ نے دنیا بھر میں 'پگ بچرنگ' اسکیم سینٹرز سے مبینہ طور پر تعلق رکھنے والے 68 لاکھ سے زائد اکاؤنٹ ڈیلیٹ کر دیے۔ کئی برس سے منظم مجرمانہ نیٹورک بالخصوص جنوب مشرقی ایشیاء میں ہزاروں لوگوں کو آن لائن جعل سازی کے لیے زور دے رہے ہیں۔ میانمار اور کمبوڈیا جیسے ممالک سے چلائے جانے والے یہ اسکیم سینٹر لوگوں کو حقیقی نوکریوں کا جھانسہ دے کر پھنساتے ہیں اور ان کو ورچوئل غلام بناتے ہیں تاکہ دنیا بھر میں معصوم لوگوں سے اربوں ڈالر لوٹے جاسکیں۔ 'پگ بچرنگ' نامی جعل سازیوں میں مجرمان آن لائن لوگوں سے رومانوی تعلقات بنا کر ان کا اعتماد حاصل کرتے ہیں اور ان سے مختلف انویسٹمنٹ اسکیمز میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے راضی کرکے پیسے منگاتے ہیں، عموماً کرپٹوکرنسی کی صورت میں۔ یہ جعل سازی عموماً ایک ٹیکسٹ میسج یا ڈیٹنگ ایپ چیٹ سے شروع ہوتی ہے اور پھر پرائیوٹ میسجنگ ایپس کے بعد بالاخر رقم کی ادائیگی یا کرپٹو پلیٹ فارم تک پہنچ جاتی ہے۔

انسٹاگرام نے 'ری پوسٹ' کا فیچر متعارف کرادیا

نیویارک (کنزیومر واچ نیوز) فوٹوشیئرنگ پلیٹ فارم انسٹاگرام نے ری پوسٹ کا فیچر متعارف کرادیا۔ صارفین اب اپنے دوستوں کی تصاویر کو ری پوسٹ کرسکیں گے۔ تاہم، ری پوسٹ کی جانے والی تصاویر صارف کی پروفائل پر نہیں دیکھی جاسکے گی بلکہ پروفائل پر موجود ایک مخصوص حصے پر ان تصاویر کو دیکھا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ انسٹاگرام ایک اور فیچر بھی جلد پلیٹ فارم پر متعارف کرانے جارہا ہے، جس کو استعمال کرتے ہوئے صارفین ریلز کو کھول سکیں گے اور اس کے بعد ایک فیڈ سامنے آئے گی جس میں صرف ان کے دوستوں کی فیڈز موجود ہوں گی۔ انسٹاگرام کے مطابق یہ فیچر امریکی صارفین کے لیے دستیاب ہے اور عالمی سطح پر جاری کیا جارہا ہے۔

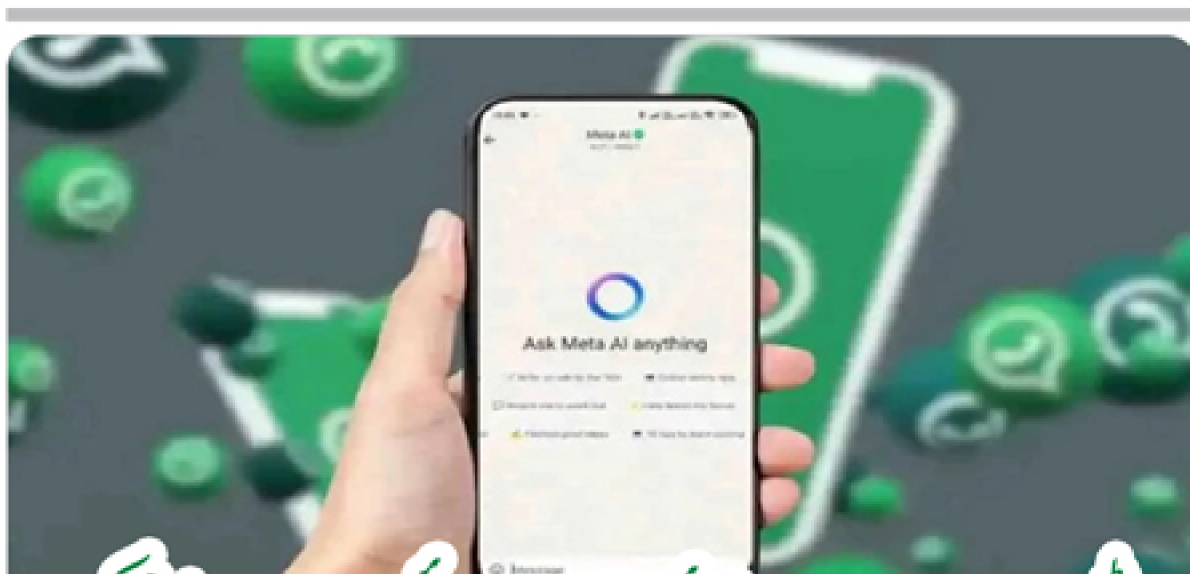

واٹس ایپ پر میٹا اے آئی سے اب وائس چیٹ ہوگا ممکن

لندن (کنزیومر واچ نیوز) واٹس ایپ صارفین کیلئے بڑی خوشخبری ہے جس میں وہ میٹا اے آئی سے وائس چیٹ کرنے کے قابل ہونگے۔ میٹا کی جانب سے واٹس ایپ میں میٹا اے آئی چیٹ بوٹ کیلئے اب وائس چیٹ سپورٹ بھی متعارف کرائی جارہی ہے، جس کے ذریعے صارفین ٹیکسٹ لکھنے کے بجائے آواز کے ذریعے سوال پوچھ سکیں گے یا گفتگو کرسکیں گے۔ اس اپ ڈیٹ کی خاص باتیں یہ ہیں کہ اب صارفین واٹس ایپ پر میٹا اے آئی سے وائس میں بات چیت کرکے وقت بچاسکیں گے۔ صارفین آواز میں سوال کریں گے اور میٹا اے آئی اسے سمجھ کر جواب دے گا۔ شروع میں ممکنہ طور پر ٹیکسٹ جواب کی صورت میں ہوگا۔ یہ فیچر چیٹ جی پی ٹی جیسے اے آئی تجربے کو واٹس ایپ کے اندر ہی مزید آسان اور انٹریکٹیو بنائے گا۔ اس اپ ڈیٹ کا آغاز چند ممالک میں بیٹا یوزرز سے کیا جارہا ہے جبکہ بعد میں اسے آہستہ آہستہ سب استعمال کنندگان کیلئے رول آوٹ کیا جائے گا۔

اے آئی کی مدد سے بیٹری ٹیکنالوجی میں اہم کامیابی حاصل کرلی

لندن (کنزیومر واچ نیوز) سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ مصنوعی ذہانت نے ایسے نئے میٹریل دریافت کرنے میں مدد کی ہے جو بیٹریوں میں انقلابی تبدیلیاں لاسکتے ہیں۔ بیٹری ٹیکنالوجی سے متعلق یہ دریافت پائیدار توانائی رکھنے والی دنیا کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہوسکتی ہے۔ محققین پُر امید ہیں کہ بیٹریاں بہتر برقی گاڑیوں کے ساتھ فون جیسی ڈیوائسز کو بھی بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ ہماری موجودہ بیٹری ٹیکنالجی کو مسائل کا سامنا ہے۔ لیتھیئم آئن بیٹریاں جو ہماری زیادہ تر ڈیوائسز چلاتی ہیں، نسبتاً کم کثافت کی ہوتی ہیں، وقت کے ساتھ توانائی کھوتی ہیں اور ان کو گرمی اور دیگر تبدیلیوں سے خطرہ ہوتا ہے۔ ایک طریقہ جس سے محققین پُر امید ہیں کہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے وہ ملٹی ویلنٹ بیٹریاں ہیں۔ یہ بیٹریاں لیتھیئم آئن بیٹریوں کے مقابلے میں آسانی سے دستیاب عناصر سے بنائی جاسکتی اور اس کے علاوہ ان کو بنانا سستا اور صاف ہوگا۔ مزید برآں جدید ٹیکنالوجی کا مطلب ہوگا کہ یہ موجودہ بیٹریوں سے زیادہ مؤثر اور زیادہ توانائی ذخیرہ کرنے والی ہوں گی۔

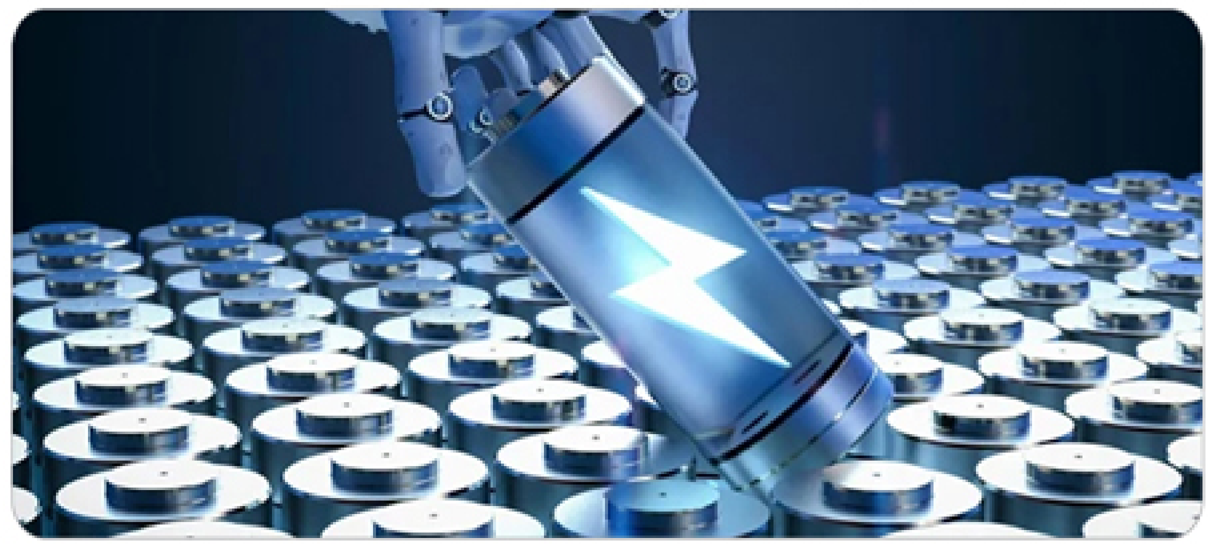

گوگل صارفین سے پوچھے بغیر ان کی عمر کا تعین کردے گا

لندن: (کنزیومر واچ نیوز) گوگل مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مدد سے ایک ایسا نظام متعارف کروا رہا ہے جو براوزنگ ڈیٹا کے ذریعے صارفین کی عمر کا اندازہ لگائے گا یہاں تک کہ ان صارفین کی عمر کا تعین بھی کرے گا جنہوں نے اپنی عمر کے بارے میں گوگل کو نہیں بتایا ہو۔ گوگل یہ نظام سرچ اور یوٹیوب ڈیٹا پروٹیکشن کے لیے استعمال کرے گا، ابتدائی طور پر یہ نظام یورپی یونین میں متعارف کروایا جارہا ہے جہاں ڈیجیٹل سیفٹی قواعد کے تحت پلیٹ فارم پر لازم ہے کہ وہ نابالغ صارفین کو نقصان دہ مواد سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرے۔ اس حوالے سے گوگل کی جانب سے بتایا کہ صرف صارفین کے فراہم کردہ مواد پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف سگنلز اور میٹا کے دیگر ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے عمر کا صحیح اندازہ لگایا جائے گا تاکہ یہ تعین ہو کہ کسی صارف کو محدود کیا گیا مواد دکھانا چاہیے یا نہیں۔ پرائیویسی کے حامیوں کا موقف ہے کہ اس اقدام میں غلطیوں کی گنجائش ہوگی اور انہوں نے اس کی شفافیت اور صارفین کی اجازت کے حوالے سے سوالات بھی اٹھائے ہیں۔ گوگل کا دعویٰ ہے کہ یہ تبدیلیاں ضوابط کے تقاضوں کے مطابق ہیں اور یہ نظام کم عمر صارفین کو نامناسب مواد سے بچانے میں مدد فراہم کرے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ یہ تصور پلیٹ فارم کیا لگورتھمز کے ذریعے ذاتی معلومات جیسے عمر کا اندازہ لگانے، یک طرفہ اندازوں کی بنیاد پر مواد محدود کرسکتے ہیں مگر یہ مواد کی نگرانی، سنسرشپ اور ڈیجیٹل پرائیویسی کے بارے میں طویل عرصے سے جاری بحث میں ایک اور اضافہ ہے۔

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،

● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

18 TO 24 AUGUST, 2025 ☆☆ ۱۸ تا ۲۴ اگست ۲۰۲۵ ☆☆

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

فرمانِ الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں اور تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو کہ پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

سورۃ التوبہ 09 - آیت نمبر 108

مجھے ہے حکم اذاں.................!

امریکی ڈالر کے لحاظ سے پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ (اسٹاک مارکیٹ) نے بہترین کارکردگی دکھائی ہے جبکہ بھارت کی ایکویٹی مارکیٹ کو واضح تنزلی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایک شاندار معاشی کامیابی کے طور پر پاکستان نے گزشتہ سال کے دوران امریکی ڈالر میں عالمی سطح پر بہترین ایکویٹی کارکردگی کا اعزاز حاصل کیا جو کہ ایک نمایاں کامیابی ہے۔ دوسری جانب بھارت کی ایکویٹی مارکیٹ کو ٹیرف میں اضافے کے براہِ راست ردِعمل کے طور پر واضح تنزلی کا سامنا کرنا پڑا جو مختلف شعبوں میں حصص کی فروخت، غیر ملکی سرمایہ کاروں کی واپسی اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی کی صورت میں ظاہر ہوئی لہٰذا، بھارت کئی علاقائی اور ابھرتی ہوئی ایکویٹی مارکیٹوں کے مقابلے میں پیچھے رہ گیا ہے۔ اس کے برعکس، بھارت کے سینسیکس انڈیکس نے مالی سال 2025 کے دوران امریکی ڈالر میں محض 3.2 فیصد منافع دیا، جو کہ پاکستان کی زبردست کارکردگی سے کہیں پیچھے رہا۔ اگر الاسکا سربراہی اجلاس ناکام ہوتا ہے تو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹیرف کو 50 فیصد سے بھی زیادہ بڑھانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ایسی صورت میں بھارت کو حقیقی جی ڈی پی میں 0.3 سے 0.6 فیصد پوائنٹس کی ست روی کا سامنا ہو سکتا ہے، جس کے نتیجے میں خاص طور پر ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبوں میں برآمدات میں بھاری نقصان ہوگا۔ معاشی ماہرین کے مطابق یہ صورتحال بھارت کے تجارتی خسارے کو مزید بڑھا دے گی اور کمزور برآمدی شعبوں میں دباؤ میں اضافہ کرے گی جب کہ اس صورتحال سے روزگار اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں کی بقاء کے لیے خطرات میں اضافہ ہوگا۔ عالمی ریٹنگ ایجنسی موڈیز نے پاکستان کی ریٹنگ بہتر کر کے سی ڈبل اے ون کر دی۔ موڈیز کی جانب سے جاری اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی مقامی اور غیر ملکی کرنسی کی کریڈٹ ریٹنگ سی ڈبل اے ٹو تھی جسے بہتر کر کے سی ڈبل اے ون کیا جا رہا ہے۔ عالمی ایجنسی کے اعلامیے کے مطابق پاکستان کے کریڈٹ آؤٹ لک کو بھی مثبت سے مستحکم کر دیا گیا ہے۔ موڈیز کا کہنا ہے پاکستان کی بہتر بیرونی پوزیشن اپ گریڈ کی وجہ ہے، اپ گریڈ کا سبب آئی ایم ایف پروگرام میں جاری ریفارمز کے سبب بھی ہے۔ عالمی ریٹنگ ایجنسی کے مطابق توقعات ہیں کہ پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر بڑھتے رہیں گے، تاہم پاکستان کو آفیشلز پارٹنرز کی ضرورت رہے گی۔ قبل ازیں وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا پاکستان کی معیشت بہتر سمت کی جانب گامزن ہے اور بہت جلد ایک بین الاقوامی ایجنسی پاکستان کی ریٹنگ بہتر کرنے کا اعلان کرے گی۔ پنجاب حکومت کی کامیاب حکمت عملی کے سبب پنجاب کا گندم کموڈٹی قرض ختم ہو گیا اور 13 ارب 80 کروڑ کی آخری قسط نیشنل بینک کو ادا کر دی گئی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کے فیصلوں اور سخت مالیاتی نظم و ضبط سے پنجاب کے شہریوں کو 30 سال پرانے قرض سے نجات ملی۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

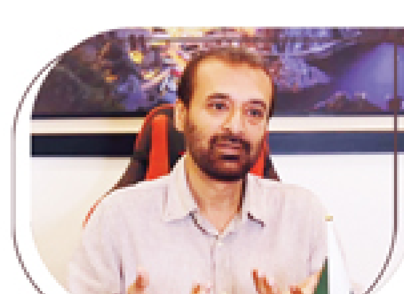

PAGE 04

وائپر نے اے آئی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں قومی پرچم سربلند کر دیا، خوشنود آفتاب

PAGE 10

پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت میں نیا انقلاب

PAGE 07

پاکستان کے معدنی وسائل ترقی و خوشحالی کی چابی

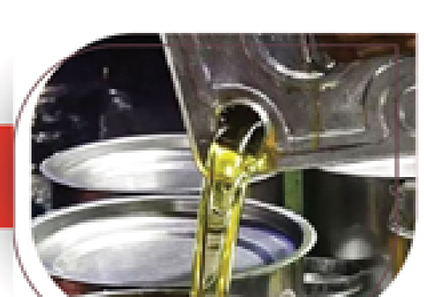

PAGE 11

پاکستان میں مضر صحت خوردنی تیل کی بڑے پیمانے پر فروخت

PAGE 08

لزبن کی گلیوں سے پرتگال کے ساحل تک

PAGE 12

کنیکٹی کٹ میں یومِ آزادی کی شاندار تقریب

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 175K Followers on social media now shining in print too

وائپر نے اے آئی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں قومی پرچم سربلند کردیا، خوشنود آفتاب

30 سال پہلے لوگ ٹیکنالوجی کی بات نہیں کرتے تھے مگر مجھے ٹیکنالوجی میں آنے کا شوق ہوا اور میں نے اس فیلڈ کو اپنا کیریئر بنایا

وائپر کے مونوگرام کے نیچے لکھا ہے ProudlyPakistani، فخر ہے ہم نے اپنی پہچان ایک پاکستانی کمپنی کے طور پر کروائی

AI مصنوعی ذہانت پاکستان کا مستقبل ہے، وائپر اکیڈمی نئی نسل میں AI کی نالج منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے

وائپر کے کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ، ٹیبلٹس اور دیگر پروڈکٹس اعلیٰ معیار کی حامل ہیں، چیئرمین وائپر گروپ خوشنود آفتاب کا انٹرویو

رپورٹ: نشید آفاقی، رمشا یاور بیگ
فوٹوگرافی: حسنین احمد

سوال: آپ اپنی ابتدائی زندگی اور تعلیمی پس منظر کے بارے میں بتائیں اور یہ کس طرح آپ کے وژن کو تشکیل دینے میں مددگار ثابت ہوا؟

جواب: میری ابتدائی تعلیم سعودی عرب میں ہوئی وہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کی پھر پاکستان آ گیا جب میں سعودی عرب سے پاکستان آیا تو ہر شخص امپورٹڈ چیزوں کا راگ الاپتا تھا اس دوران میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی کی فیلڈ میں اپنے جوہر دکھانے ہیں 30 سال پہلے لوگ ٹیکنالوجی کی بات نہیں کرتے تھے مگر مجھے ٹیکنالوجی میں آنے کا شوق ہوا اور میں نے اس کو اپنا کیریئر بنایا

سوال۔ وائپر ٹیکنالوجی شروع کرنے سے پہلے آپ کو اپنے پروفیشنل سفر میں کون سی بڑی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب۔ اس زمانے میں ٹیکنالوجی کو کوئی قبول نہیں کرتا تھا جب ہم کسی پروفیشنل کے پاس جاتے اور کہتے تھے کہ بتایئے آپ نے ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا ہے تو جواب آتا ہمیں ٹیکنالوجی کو نہیں اپنانا اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی آدمی 40 سال کا ہے اور وہ ٹیکنالوجی کی طرف آتا ہے تو اس کی جاب کا مسئلہ بن جائے گا ٹیکنالوجی اس کو آتی نہیں تو اگر ٹیکنالوجی کا نفاذ کیا گیا تو اس کے لیے مشکل کھڑی ہو جائے گی اس کے ذہن میں فوراً آئے گا کہ نکال دیا جائے گا اور اس فرد کو رکھا جائے گا جو ٹیکنالوجی سے واقف ہوگا تو سب سے پہلے ٹریننگ اور ان کا کانسپٹ تبدیل کرنا کہ ٹیکنالوجی آپ کو آسانی دے گی اور جاب کو ختم نہیں کرے گی یہ کانسپٹ تبدیل کرنا ہمارے لیے بہت مشکل تھا۔

سوال۔ وائپر ٹیکنالوجی ایک معروف برانڈ بن گیا ہے آپ کو یہ بڑی کامیابی کیسے حاصل ہوئی؟

جواب۔ وائپر کو اس پوزیشن پر اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ابتدا میں ہماری ٹیم کے کچھ ممبران نے مشورہ دیا کہ کسی کو یہ نہ بتایا جائے کہ وائپر ایک پاکستانی برانڈ ہے انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ بتایا جائے کہ وائپر غیر ملکی برانڈ ہے اس پر ہم نے بہت مضبوط قدم یہ اٹھایا کہ آج بھی وائپر کے مونوگرام کے نیچے لکھا ہے Proudly Pakistani اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے غیر ملکی والے آئیڈیے کو رد کر دیا

وائپر گروپ کے چیئرمین خوشنود آفتاب
حب الوطنی کے سچے جذبے سے سرشار ہیں

آج ہم آپ کی ملاقات ایک ایسی شخصیت سے کروا رہے ہیں جن کی رگ رگ میں پاکستانیت خون بن کر دوڑ رہی ہے یہ ہیں میڈان پاکستان (Made in Pakistan) وژن کے خالق خوشنود آفتاب جو وائپر کے گروپ چیئرمین ہیں، خوشنود آفتاب کی بصیرت

اتنی بلند ہے کہ وہ ماضی میں بھی پاکستان سے چائنا جانے والے سرکاری وفد کا حصہ تھے اور حالیہ دنوں میں بھی وہ چائنا جانے والے سرکاری وفد کا حصہ ہیں وزیراعظم پاکستان کے ساتھ جانے والا یہ وفد آئی ٹی منسٹر کی سربراہی میں چینی حکام و آئی ٹی ماہرین سے مذاکرات میں حصہ لے گا اس موقع پر توقع ہے کہ پاکستان کو مصنوعی ذہانت AI اور ہائی ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی دلانے کے انقلابی پروگرام کی جانب مثبت پیش رفت ہوگی۔

برانڈ فاؤنڈیشن کے ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ ظفر حسین چیئرمین وائپر گروپ خوشنود آفتاب کو برانڈ ایوارڈ کی سالانہ پبلی کیشن پیش کر رہے ہیں

Over 175K Followers on social media now shining in print too

وائپر کو برانڈ ایوارڈ ملا تو مجھے لگا کہ آسکر ایوارڈ مل گیا، خوشنود آفتاب

وائپر کو برانڈ ایوارڈ ملا تو مجھے لگا کہ مجھے آسکر ایوارڈ مل گیا ہے پہلے ایوارڈ کے بعد بھی ہمیں مسلسل دو سال ایوارڈ ملے ہم نے 2025 کے لئے بھی ریکویسٹ کی ہے کہ ہمیں ایوارڈ دیا جائے اگر کوئی ہم سے بہتر ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر ہم میریٹ پر پورے اترتے ہیں تو ہمیں ضرور ایوارڈ دیا جائے۔

خوشنود آفتاب اور وائپر اکیڈمی کی ذہین طالبہ نجاح راشد

اور اپنی پہچان ایک پاکستانی کمپنی کے طور پر کروائی ہم سمجھتے ہیں کہ ایک پاکستانی کمپنی ہونے پر ہمیں فخر ہونا چاہیے ایسے ماحول میں جہاں غیر ملکی برانڈ کو ترجیح دی جا رہی ہو ایک پاکستانی برانڈ لاونچ کر کے میں نے اور میری ٹیم نے ایک غیر معمولی چیلنج قبول کیا تھا ایک ایسے ماحول میں جہاں غیر ملکی برانڈ کو ترجیح دی جا رہی ہو ایک پاکستانی برانڈ لاونچ کر کے میں نے اور میری ٹیم نے ایک غیر معمولی چیلنج قبول کیا تھا پاکستان میں چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی نہیں بنتی مگر ہمارے فوجی ادارے جہاز، ٹینک اور دیگر ہائی ٹیکنالوجی کی چیزیں بنا سکتے ہیں تو کیا ہم کمپیوٹر نہیں بنا سکتے اس چیلنج کو ہم نے قبول کیا 2000 میں پاکستان کے کمپیوٹر کے 20 برانڈز تھے آج آپ کو وائپر کے علاوہ کوئی بھی دوسرا برانڈ نہیں نظر آئے گا لوگوں نے ہمیں قبول کیا اور ہمیں کامیابی ملی

سوال۔ آپ کی کمپنی کا نام وائپر بہت منفرد ہے یہ کس کے ذہن کی تخلیق ہے؟

جواب۔ وائپر کا نام بس اچانک ہی ذہن میں آیا اور ہم نے فیصلہ کیا کہ کمپنی کا نام یہی رکھا جائے گا جب ہم نے کمپنی کا آغاز کیا تو اس وقت وائپر نام کی ایک جیپ مارکیٹ میں آتی تھی وائپر نام کی ایک گاڑی بھی آتی تھی جس کی رفتار بہت تیز تھی ہم نے دیکھا کہ یہ نام کسی ٹیکنالوجی میں استعمال نہیں ہو رہا تھا ہم نے اپنی کمپنی کا نام وائپر رکھا شاید اب کوئی مجھے بولے تو میں یہ نام نہیں رکھوں گا کیونکہ وی الفابیٹیکل آرڈر میں آخر میں آتا ہے اے بی سی تو شروع میں آتے ہیں وائپر پر ہم نے بہت محنت کی ہمارے ساتھ اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے ہمارا بہت ساتھ دیا اور ہم یہاں تک پہنچ گئے نام منفرد ہونا بھی شاید ایک اچھائی ہے۔

سوال۔ ہم نے ایٹم بم تو بنا لیا مگر دوسری طرف ہم سوئی بھی نہیں بنا سکتے ایسے ماحول میں آپ نے میڈان پاکستان کا تصور کیسے پیش کیا؟

جواب۔ میں ایک وفد کے ساتھ بیرون ملک کے دورے پر تھا وفد میں ایک ایکسپورٹر بھی شامل تھا ایکسپورٹر سے سوال کیا گیا کہ آپ نے سر کے بال ڈائی کیے ہوئے ہیں ڈائی سے لے کر جو جوتے آپ نے پہنے ہوئے ہیں یہ سب امپورٹڈ ہیں آپ کس منہ سے اپنے ملک کا مال بیچنے آئے ہو آپ خود اپنے ملک کا مال استعمال نہیں کرتے تو پھر ہم آپ کا سامان کیوں خریدیں یہ سب باتیں میرے ذہن میں رہ گئیں، ہم خود میڈان پاکستان اشیاء استعمال نہیں کرتے اور دوسروں سے کہیں کہ وہ ہماری چیزیں خریدیں تو یہ ایک انتہائی نامناسب عمل ہے میں نے میڈان پاکستان کا پرچم اٹھایا اور فیصلہ کیا کہ اس پرچم کو اوپر تک لے کر جائیں گے تب ہی دنیا ہم سے متاثر ہوگی اور ہماری مصنوعات خریدے گی جب ہم ایٹم بم بنا سکتے ہیں تو کیا نہیں کر سکتے اس چیلنج کو میری ٹیم نے قبول کیا الحمدللہ پہلا اے آئی۔ پی سی لاونچ کر دیا جو پہلے پاکستان میں نہیں تھا اس کے بعد دیگر برانڈز آئے، چند سال پہلے یہ سوال کیا جاتا تو ہم کہتے کہ میڈان پاکستان کو کوئی قبول نہیں کرتا لیکن آج ایسا نہیں ہے اس حوالے سے میں دو شخصیات کو منشن کرنا چاہوں گا، ایک آئی ٹی منسٹر شزا فاطمہ ہیں جو پرائم منسٹر کے وژن پر پوری اتری ہیں کہ پاکستانی پروڈکٹس کو آگے لے کر جانا ہے ایس آئی ایف سی نے ملک میں ٹیکنالوجی کے فروغ کا بیڑا اٹھایا، انھوں نے لوگوں کو سپورٹ کیا ان کا مشن ہے کہ ٹیکنالوجی کو اگلے اسٹیپ پر لے کر جائیں، ایک چھوٹی سی مثال دونگا اگر میڈان پاکستان نہیں ہوگا تو کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ گزشتہ دنوں پیجر پھٹنا شروع ہو گئے تھے تو جہاں یہ بنتے ہیں وہاں یہ پروگرام دیا جاتا ہے کہ جب مرضی ہو پھٹ جائیں، تو کیا یہ کمپیوٹر میں نہیں ہو سکتا، جب ہم بنائیں گے تو یہ سازش نہیں ہو سکے گی۔ جب ہم یہ چیزیں باہر سے منگوائیں گے تو ایسا ممکن ہے۔ میں سمجھتا ہوں بات سمجھ آ گئی ہوگی۔

سوال۔ خوشنود آفتاب کو، خوشنود آفتاب کس نے بنایا؟

جواب۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بنایا میں کسی ایک شخصیت کا نام لوں گا تو دوسری شخصیت کے ناراض ہونے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم اس مقام پر پہنچے میری ٹیم بھی بہت مضبوط ہے۔ میں کو فاونڈر ہوں فیصل صاحب سی او او ہیں عاصم صاحب اسکل ڈیولپمنٹ کو دیکھتے ہیں۔ ہم نے ہارڈ ویئر سے اپنا کام شروع کیا۔ اس کے بعد ہم نے ایک سوفٹ ویئر کمپنی خریدی، اور ہم نے سوفٹ ویئر پر کام شروع کر دیا۔ یہ میں بارہ، پندرہ سال پرانی بات کر رہا ہوں۔ ہم نے سوفٹ ویئر بنائے اور ایکسپورٹ کرنا شروع کیے۔ مگر مسئلہ یہ کھڑا ہو گیا کہ ہمیں اسکلڈ لوگ نہیں مل رہے تھے۔ اس مسئلے کو دیکھتے ہوئے ہم نے اکیڈمی بنائی کہ ہم اپنے لوگ ٹرینڈ کریں گے۔ وائپر گروپ تین کمپنیوں پر مشتمل ہے۔ ہارڈ ویئر کو ایک ٹیم دیکھتی ہے۔ دوسری ٹیم سوفٹ ویئر کمپنی کو چلا رہی ہے۔ میرے ساتھ وائپر اسٹارٹ کرنے والے فیصل صاحب اس کمپنی کو دیکھتے ہیں۔ اکیڈمی کو عاصم صاحب دیکھتے ہیں۔ ہمیں وائپر کو چلانے میں پندرہ سال کا عرصہ لگا۔ ہمارا پرانا تجربہ تھا اس کو ہم نے اپنی دیگر دو کمپنیوں میں استعمال کیا۔ اس میں ٹائم نہیں لگا اور ہم کامیابی کی طرف جا رہے ہیں۔

سوال۔ آپ نے آئی ٹی منسٹر شزا فاطمہ کا ذکر کیا وہ کیسا کام کر رہی ہیں آپ چین کے دورے پر بھی جا رہے ہیں اس حوالے سے بھی کچھ بتائیں؟

جواب۔ ہم لوگ پچھلے سال بھی چائنا گئے تھے۔ پرائم منسٹر، کے وفد کے ساتھ منسٹر صاحبہ بھی تھیں، ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا، منسٹر صاحبہ پروفیشنل لوگوں کی رائے کو اہمیت دیتی ہیں۔ اور خود بھی مسائل معلوم کرتی ہیں، اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا، امریکا نے بہت زیادہ ٹیرف لگا دیا ہے، اس وقت ہمارے پاس بہترین موقع ہے کہ ہم ٹیکنالوجی چائنا سے لائیں پاکستان میں چیزیں بنائیں فروخت کریں اور ایکسپورٹ کریں

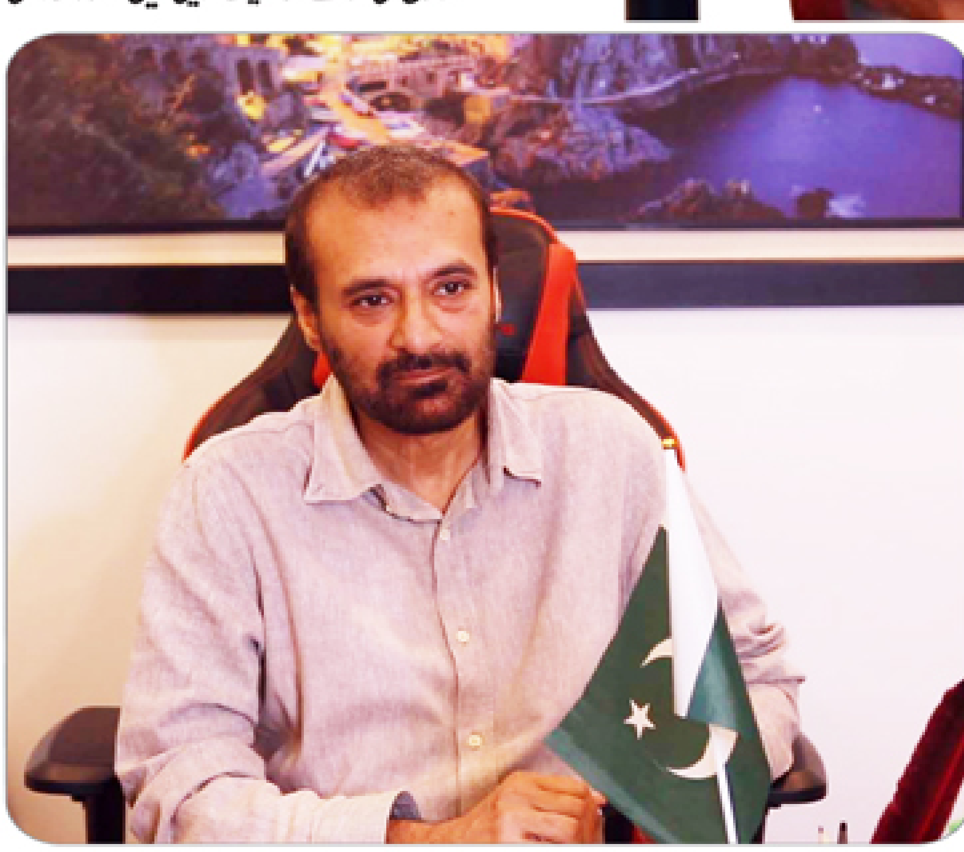

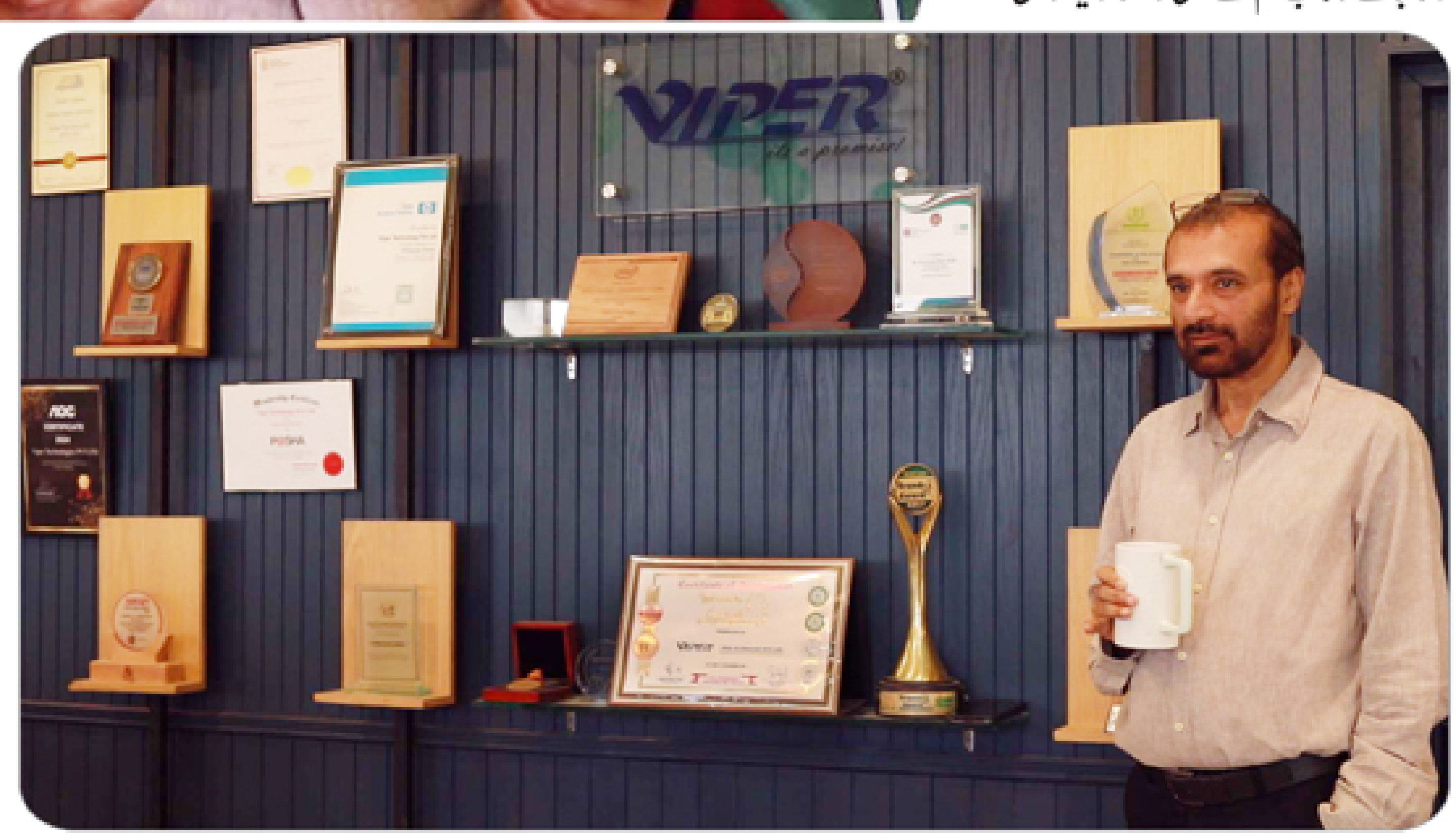

Over 175K Followers on social media now shining in print too

پاکستان پر ٹیرف کم ہے۔ اگر ہم یہ سب کر سکے تو ہم جیت جائیں گے۔ ہم پہلے ہی ٹیکنالوجی کی فلائٹ مس کر چکے ہیں۔ ہماری ایکسپورٹ اور ہمارے پڑوسی ملک کی ایکسپورٹ میں بہت بڑا فرق ہے وہ ہم سے بہت آگے ہے۔ مگر جو ہو گیا سو ہو گیا جس وقت وہ ٹیکنالوجی پڑھا رہے ہیں ہم دہشت گردی سے لڑ رہے تھے۔ اس وقت ہمارے بس میں نہیں تھا، آج بس میں ہے تو اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں چائنا سے ٹیکنالوجی ٹرانسفر ہو ہم یہاں چیزیں بنائیں اور باہر بھیجیں۔

سوال، آئی ٹی کے میدان میں انڈیا ہم سے بہت آگے ہے کیا آپ اس حوالے سے پاکستانیوں کو کوئی خوشخبری دیں گے؟

جواب: میں نے انڈیا کا نام نہیں لیا میں نے پڑوسی ملک کہا تھا، کیونکہ وہاں آئی ٹی کے حوالے سے بہت سے دوست ہیں۔ ہمیں انڈیا سے ہی نہیں سب سے آگے نکلنا ہے۔ ہم نے پاکستان کو ٹیک حب بنانا ہے۔ سب ایکسپورٹ بڑھانے کی بات کر رہے ہیں مگر ساتھ ساتھ امپورٹ بھی بڑھے گی تو صورتحال قابو میں نہیں رہے گی۔ ہمیں سب سے پہلے امپورٹ کم کرنی ہے 80 کی دہائی میں چائنا میں کمپیوٹر بنانے کی ایک کمپنی لیجنڈ تھی چائنا کی حکومت نے پابندی لگائی کہ سب ادارے سے کمپیوٹر خریدیں گے۔ پندرہ بیس، سال تک لیجنڈ کمپنی کام کرتی رہی آج لیجنڈ کمپنی نظر نہیں آتی لیجنڈ نے امریکا کی سب سے بڑی کمپیوٹر کمپنی آئی بی ایم کا پی سی سیکشن خرید لیا۔ آج اس کا نام Lenovo ہے۔ یہ بہت بڑا کیس ہے۔ آپ میڈان پاکستان پر کام کریں کہ کم از کم پاکستان کے اندر تو پاکستانی چیز فروخت ہو آپ کو پتا ہے امریکا ٹیرف کیوں لگا رہا ہے۔ تاکہ اپنے ملک میں انڈسٹری کو Develop کرے۔

جب ہم پاکستان میں ٹیرف لگاتے ہیں تو مصیبت ہو جاتی ہے نہیں لگائیں تو کم از کم پاکستانی مصنوعات کو پروموٹ تو کریں، لوکل چیز تو خریدیں چار سال پہلے بہت پرابلم تھی اب لوکل چیز کو قبولیت کی سند مل رہی ہے، ہم روتے ہیں کہ لوگ پاکستان چھوڑ کر جا رہے ہیں جو جا رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں کیونکہ یہاں کوئی مواقع نہیں ہیں میں اگر نوجوانوں کو سہولتیں نہیں دوں گا تو قصوروار میں ہوں گا نوجوان نہیں، ہماری کوشش ہے کہ میڈ ان پاکستان کو اوپر لے کر جائیں اور اپنے نوجوانوں کو روزگار بھی دیں وائپر اکیڈمی میں ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ جتنے بھی لوگ اسکلز ڈیولپ کر رہے ہیں ان کو ہم کہیں نہ کہیں ملازمت بھی دلوائیں بیرون ملک جانے والے 100 ڈالر کما سکتے ہیں وہ 100 نہیں 300 ڈالرز کمائیں۔

سوال۔ وائپر کی پروڈکٹس امپورٹڈ پروڈکٹ سے کس طرح بہتر ہیں؟

جواب۔ پی سی سیکشن میں لیپ ٹاپ، ال ان ون، ڈیسک ٹاپ، ٹو ان ون اسی طرح ہمارے ٹیبلٹس بھی بہت مقبول ہیں وائپر ٹیبلٹ کو سب سے زیادہ فروخت ہونے والے ٹیبلٹ کا اعزاز بھی حاصل ہے، ہمارے اسکرین اے آئی بیسڈ ہیں ہمارا فوکس اس بات پر ہوتا ہے کہ ہم سپورٹ سروس بہت اچھی دیں اگر کوئی کمپنی کہتی ہے کہ سات دن میں پروڈکٹ تبدیل کر دیں گے تو میں اپنی ٹیم کو بولتا ہوں کہ سات دن کیوں سات گھنٹے میں کیوں نہیں سات گھنٹے میں صارف کا مسئلہ حل کر کے دیں اگر کسی کا کمپیوٹر خراب ہو گیا ہے اور وہ کمپیوٹر کے بغیر چلتا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ سات دن کی چھٹی دے دی جائے ہم نے ٹائم کو کور کیا ہے اور اس سے ہمیں بہت بڑا ایج ملا ہے۔ ہم پاکستانی ہیں ہماری پروڈکٹ پاکستانی ہے ہماری سوچ پاکستانی ہے تو ہمیں پتہ ہے کہ پاکستانی کیا سوچ رہا ہے اس کو اچھی سپورٹ چاہیے

سوال۔ آپ ایف پی سی سی آئی کی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے آئی ٹی سے منسلک ہونے کے ناطے ملک میں آئی ٹی کا مستقبل کیسا دیکھتے ہیں؟

جواب۔ ایف پی سی سی آئی پورے پاکستان کی جتنی بھی بزنس ایسوسی ایشنز ہیں ان کی ایسوسی ایشن ہے تو اس کا مطلب ہوا ایف پی سی سی آئی میں تقریبا ہر قسم کے بزنس مین آتے ہیں ہمیں کاروباری حضرات کی اچھی سپورٹ حاصل ہے پہلے میڈ ان پاکستان کانسپٹ ہی نہیں تھا پہلے لوگ میڈان پاکستان کے حوالے سے کوئی بات سنتے بھی نہیں تھے ہم نے اتنا شور مچایا ہے کہ لوگ سننے لگے ہیں۔

سوال۔ مصنوعات کا معیار اچھا ہوگا تو خود بخود میڈ ان پاکستان کا کانسپٹ ابھرے گا اس حوالے سے آپ کوئی آگاہی مہم چلائیں گے؟

جواب۔ میں سمجھتا ہوں کہ میڈ ان پاکستان ہوگا تو مصنوعات کا معیار بھی بلند ہو جائے گا ہم کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان کے اندر میڈ ان پاکستان کو قبول کیا جائے اس کے بعد ہی معاملات آگے چلیں گے۔

سوال۔ وائپر اکیڈمی بنانے کا بنیادی مقصد اور مشن کیا ہے نیز یہاں کون کون سے کورسز کرائے جا رہے ہیں؟

جواب۔ ہم آئی ٹی انڈسٹری سے بہت زیادہ قریب ہیں ہمیں پتہ ہے کہ ان دنوں آئی ٹی انڈسٹری کو کس نوعیت کے کورسز کی ضرورت ہے ہم ایسے کورسز کراتے ہیں جس کے بعد جاب ملنے میں آسانی پیدا ہو ہم 25 کورسز کرا سکتے ہیں جس کی ڈیمانڈ ہی نہیں ہوگی تو اس کا کیا فائدہ ہوگا میں پاشا کا ممبر ہوں پاشا آئی ٹی انڈسٹری کو سپورٹ فراہم کرتی ہے یہ سافٹ ویئر ہاؤسز کی ایسوسی ایشن ہے وہاں سے پتہ چلتا ہے کہ کس فیلڈ کی ڈیمانڈ ہے تو ہم وہی کورس کراتے ہیں ہمارا اپنا سافٹ ویئر ہاؤس ہے اور ہمیں لوگ نہیں ملتے تو اپنی ضرورت کے لیے ہم نے اکیڈمی شروع کی تھی اب ہماری اولین ترجیح ہے کہ یہاں سے کورسز کرنے والے کو ضرور نوکری مل جائے۔ مڈل ایسٹ چلے جائیں وہاں زیادہ تر پاکستانی نان پروفیشنل کام کر رہے ہیں جو مثال کے طور پر 100 ڈالر پاکستان بھیجتے ہیں ہماری کوشش ہے کہ نان پروفیشنل جاب کرنے والوں کے بچے بھی آئی ٹی سیکھیں ملک سے باہر جائیں اور ماہانہ 300 ڈالر کمائیں ہمارا ٹارگٹ ہے پاکستان کو آگے لے کر جانا ہے جب پاکستان آگے جائے گا تو خوشحالی آئے گی اور سب کو فائدہ حاصل ہوگا۔

سوال۔ میں نے پڑھا ہے کہ پاکستان کی آئی ٹی ایکسپورٹ اس وقت 3.8 بلین ڈالرز ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 18 فیصد زیادہ ہے آپ کا کیا خیال ہے آئی ٹی ایکسپورٹ کو کہاں تک لے جایا جاسکتا ہے؟

جواب۔ اس وقت ماحول سازگار ہے اگر ہم اس سازگار ماحول کا فائدہ اٹھاتے ہیں تو 2030 تک 30 بلین ڈالر کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے یہ بھی دیکھنا ہوگا پاکستان میں جو سافٹ ویئر استعمال ہو رہا ہے وہ پاکستان سے باہر کا ہے پاکستان کا اپنا ہے پہلے ہم اس سافٹ ویئر کو ٹیسٹ کریں گے تو ایکسپورٹ ہوگا ہمارا رویہ یہ ہے کہ ہم پاکستانی جوتا باہر بھیجیں گے مگر ہمیں خود پاکستان کا جوتا استعمال نہیں کرنا اگر اس طرح ہوا تو ہم کامیاب نہیں ہوں گے پہلے ہم خود استعمال کریں دیکھیں کہ اچھا ہے اس کو مزید بہتر بنائیں پھر باہر بھیجیں۔

سوال۔ ملک کی آئی ٹی انڈسٹری کے مسائل کے حوالے سے بتائیں؟

جواب۔ میں شکایت کرنے میں بہت مشکل آدمی ہوں میں نے پہلے جو بات کہی کہ پہلے سب چیزیں خود اپنائیں شکایت صرف یہ ہے محض آئی ٹی کے لیے نہیں ہر شعبے کے لیے ہے کہ پوری دنیا میں جو سب سے بڑی کنزیومر ہوتی ہے سب سے زیادہ چیزیں خریدتی ہے وہ گورنمنٹ ہوتی ہے گورنمنٹ اپنے اوپر تو پابندی لگا سکتی ہے کہ وہ میڈ ان پاکستان کو ترجیح دیگی جب وہ میڈان پاکستان کو ترجیح دے گی تو عوام میں بھی اعتماد آئے گا پاکستانی مصنوعات معیاری اور اچھی ہیں لوگ ٹیکسوں کی بھرمار کی شکایت کرتے ہیں مگر اگر ٹیکس نہیں ہوگا تو ملک نہیں چلے گا ملک کی ایکسپورٹ اور جی ڈی پی میں اضافے کے باوجود بھی ٹیکس لیا جائے گا ایکسپورٹر بولتا ہے بجلی مہنگی ہے ہم ایکسپورٹ نہیں کر سکتے ہیں صورتحال تو ایسی ہی ہے اب آپ بتائیں کہ آپ کیا کر سکتے ہیں اس وقت ہمارے پاس بہت بہترین مواقع ہیں اس وقت حکومت فوج کے ساتھ مل کر جو کام کر رہی ہے اور ملک کا امیج بہت زبردست طریقے سے بہتر بنایا گیا ہے اس صورتحال کا فائدہ نہیں اٹھایا تو بہت افسوس رہے گا فائدہ ٹیرف کے حوالے سے اٹھانا ہے آئی ٹی منسٹری کو نئی مارکیٹیں دیکھنی چاہیے پاکستان کے اندر پاکستانی اشیاء کے استعمال کا ماحول بنایا جائے اور اس کو فروغ دیا جائے تو ہماری مصنوعات کی کوالٹی بہتر ہوگی اور اس کی عالمی مانگ میں غیر معمولی اضافہ ہوگا۔

ظفر حسین، خوشنود آفتاب اور عاصم صاحب کا تبادلہ خیال

پاکستان کے معدنی وسائل۔۔۔ترقی وخوشحالی کی چابی

کنزیومر واچ رپورٹ

اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیرِاعظم اور وزیرِ خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے کہا کہ حکومت نے معاشی میدان میں متعدد کامیابیاں حاصل کی ہیں اور اب پاکستان کی معیشت درست سمت میں گامزن ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پاکستان کو جی-20 ممالک کی صف میں شامل کرنا موجودہ حکومت کا بڑا ہدف ہے، اور اس مقصد کے لیے ملک میں دستیاب قدرتی وسائل کا مؤثر استعمال ناگزیر ہے۔ اسحاق ڈار نے اپنے خطاب میں اس حقیقت پر زور دیا کہ پاکستان قدرتی معدنی وسائل سے مالا مال ہے، اور یہ وسائل کھربوں روپے کی مالیت رکھتے ہیں۔ ان میں قیمتی دھاتیں، توانائی کے ذخائر، قیمتی پتھر اور صنعتی معدنیات شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر یہ وسائل سائنسی بنیادوں پر تلاش، نکالے اور پروسیس کیے جائیں تو پاکستان اپنی معیشت کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

پاکستان کے معدنی وسائل — ایک خاکہ

پاکستان جغرافیائی لحاظ سے ایک ایسا ملک ہے جسے قدرت نے چاروں صوبوں اور شمالی علاقوں میں معدنیات کی دولت سے نوازا ہے۔ پہاڑ، ریگستان، ساحلی پٹی اور دریائی میدان — سب اپنی گہرائی میں قیمتی ذخائر چھپائے بیٹھے ہیں۔

1. تیل اور گیس کے ذخائر

پاکستان کے توانائی کے شعبے میں تیل اور گیس کا کردار سب سے اہم ہے۔ ایک حالیہ سروے کے مطابق پاکستان دنیا کے چوتھے بڑے گیس ذخائر کا حامل ہے۔ بلوچستان، سندھ اور سمندر کے زیرِ آب حصوں میں قدرتی گیس کے بڑے ذخائر موجود ہیں۔ اگر ان ذخائر کی جدید ٹیکنالوجی سے تلاش اور پیداوار کی جائے تو پاکستان نہ صرف اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرسکتا ہے بلکہ اضافی گیس برآمد کرکے سالانہ اربوں ڈالر کما سکتا ہے۔

2. سونا اور تانبا

بلوچستان کے ریکوڈک اور سندک کے علاقے دنیا کے اہم معدنی منصوبوں میں شامل ہیں۔ صرف ریکوڈک میں سونے اور تانبے کے ذخائر کی مالیت سینکڑوں ارب ڈالر بتائی جاتی ہے۔ یہ ذخائر اگر شفاف اور عالمی معیار کے منصوبوں کے ذریعے نکالے جائیں تو یہ پاکستان کے بجٹ میں بڑی سپورٹ فراہم کرسکتے ہیں۔

3. قیمتی اور نیم قیمتی پتھر

خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان قیمتی پتھروں کے لیے مشہور ہیں۔ زمرد، روبی، نیلم، ٹورملین اور پکھراج جیسے پتھر دنیا بھر میں پاکستان کی پہچان ہیں۔ بدقسمتی سے یہ پتھر زیادہ تر خام حالت میں برآمد کیے جاتے ہیں، جبکہ اگر ان کی مقامی سطح پر کٹنگ، پالش اور جیولری انڈسٹری قائم کی جائے تو برآمدات میں کئی گنا اضافہ ممکن ہے۔

4. لوہا، کرومائٹ اور دیگر صنعتی دھاتیں

پنجاب کے چنیوٹ میں بڑے پیمانے پر لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں کرومائٹ وافر مقدار میں موجود ہے، جو اسٹیل انڈسٹری کے لیے بنیادی دھات ہے۔

5. نمک اور دیگر معدنیات

پنجاب کا کھیوڑہ نمک کی کان دنیا کی دوسری سب سے بڑی کان ہے، جس سے صدیوں سے نمک نکالا جا رہا ہے۔ اسی طرح چاک، جپسم، چونے کا پتھر، بیریٹ اور دیگر صنعتی معدنیات بھی ملک میں وسیع پیمانے پر موجود ہیں۔

معدنی وسائل اور معیشت کا تعلق

دنیا میں کئی ممالک نے معدنی وسائل سے اپنی معیشت مضبوط کی ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کے ممالک نے تیل سے ترقی کی، آسٹریلیا اور کینیڈا نے معدنیات کی برآمد سے عالمی سطح پر اپنی معیشت کو مستحکم کیا۔ پاکستان بھی یہ کامیابی حاصل کرسکتا ہے، بشرطیکہ وسائل کے شعبے میں سنجیدہ اصلاحات اور جدید ٹیکنالوجی کو اپنایا جائے۔

جدید ٹیکنالوجی کا استعمال:

کان کنی کے لیے روبوٹکس، جی آئی ایس میپنگ، اور جدید مشینری کی ضرورت ہے تاکہ ذخائر کو کم لاگت اور کم نقصان کے ساتھ نکالا جا سکے۔

شفاف پالیسی سازی: سرمایہ کاروں کو اعتماد دینے کے لیے قوانین اور پالیسیوں کا تسلسل ضروری ہے۔ مقامی انڈسٹری کا قیام: خام معدنیات برآمد کرنے کے بجائے ان کو پروسیس کر کے تیار مصنوعات کی شکل میں برآمد کیا جائے۔

اسحاق ڈار کا وژن اور جی-20 کا ہدف

2017 میں پاکستان دنیا کی 24 ویں بڑی معیشت تھا، لیکن معاشی بدانتظامی اور سیاسی بحرانوں کے باعث ملک پیچھے چلا گیا۔ اسحاق ڈار کا کہنا ہے کہ موجودہ حکومت نے معیشت کو دیوالیہ ہونے سے بچایا اور اب ترقی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ جی-20 میں شامل ہونا ایک بڑا چیلنج ہے، کیونکہ اس کے لیے مضبوط صنعتی ڈھانچہ، بڑی برآمدات، مستحکم مالیاتی نظام اور بین الاقوامی سطح پر مثبت ساکھ ضروری ہے۔ معدنی وسائل کا مؤثر استعمال اس ہدف کے قریب لے جا سکتا ہے۔

وسائل کے باوجود ترقی میں رکاوٹیں

پاکستان کے پاس وسائل ہونے کے باوجود عوام ان کے فوائد سے کیوں محروم ہیں؟ اس کی چند وجوہات یہ ہیں:

ادارہ جاتی کمزوری: منصوبوں پر عملدرآمد میں تاخیر اور فنڈز کا غلط استعمال۔

سیاسی عدم استحکام: پالیسیوں میں تسلسل نہ ہونا اور حکومتوں کی بار بار تبدیلی۔

غیر قانونی کان کنی: قیمتی معدنیات کی اسمگلنگ اور ٹیکس چوری سے ملکی خزانہ متاثر ہوتا ہے۔

تحقیق اور تربیت کی کمی: ماہر انجینئرز، جیولوجسٹس اور ٹیکنیشنز کی کمی۔

مستقبل کا لائحہ عمل

پاکستان کو اپنے معدنی وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے درج ذیل اقدامات کرنے چاہییں:

قومی معدنی پالیسی کا نفاذ اور سخت نگرانی۔

غیر قانونی کان کنی پر قابو پانے کے لیے جدید مانیٹرنگ سسٹم۔

معدنیات کی ویلیو ایڈیشن کے لیے صنعتی زونز کا قیام۔

معدنیات کے شعبے میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے ٹیکس میں رعایت اور قانونی تحفظ۔

تعلیمی اداروں میں معدنیات اور کان کنی سے متعلق جدید تربیتی پروگرامز۔

پاکستان کے معدنی وسائل ایک ایسا خزانہ ہیں جو ملکی معیشت کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتے ہیں۔ اگر حکومت شفافیت، ٹیکنالوجی اور پائیدار پالیسیوں کے ذریعے ان وسائل کو استعمال کرے تو نہ صرف جی-20 کا خواب حقیقت میں بدل سکتا ہے بلکہ عام عوام کی زندگیوں میں بھی نمایاں بہتری آسکتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ وسائل کا ہونا کافی نہیں، بلکہ ان کے مؤثر استعمال کی صلاحیت ہی اصل دولت ہے۔ بصورتِ دیگر، یہ قیمتی خزانے اعداد و شمار کی

Over 175K Followers on social media now shining in print too

لزبن کی گلیوں سے پرتگال کے ساحل تک

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

پورتو سے نکلتے وقت مجھے لگا جیسے میں اپنی پرانی ڈائری کا ایک باب بند کر کے، ایک نئے باب کے صفحے پر قلم رکھ رہی ہوں۔ صبح کی ہلکی بادلوں میں لپٹی ہوئی ریل کی کھڑکی سے گزرتے مناظر جیسے کسی پرانے البم کی تصویریں تھے۔ سبز پہاڑ، سنہری کھیت، اور کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے قصبے، جیسے کسی شاعر کے مصرعے میں چھپی ہوئی تشبیہیں۔

چار گھنٹوں کا سفر تھا، مگر دل میں ایک عجیب سا اشتیاق، کہ لزبن کی گلیاں اس بار بھی ویسی ہی ہیں یا کچھ بدل گئیں ہیں؟ اس شہر کی ہوا کس لہجے میں ہمارا استقبال کرے گی؟

ریل لزبن کے سانتا اپولونیا اسٹیشن پر رکی تو دریا کی خوشبو سب سے پہلے محسوس ہوئی۔ مگر یہ دریا نہیں، دریا نما سمندر تھا۔ دریائے ٹیگس (Tagus) جو اوقیانوس سے گلے ملتا ہے۔ ہوا میں نمکین مہک اور ہلکی سی نمی، جیسے سمندر نے پورے شہر کو اپنی بانہوں میں لیا ہوا ہو۔

ہم سب سے پہلے الفاما (Alfama) پہنچے۔ لزبن کا سب سے پرانا محلّہ، یہاں کی گلیاں اتنی تنگ کہ اگر ایک طرف سے بلی گزرے تو دوسری طرف کھڑا شخص اس کی مونچھوں کی گدگدی محسوس کر سکتا ہے۔ پتھریلے فرش پر قدم رکھتے ہی لگا جیسے میں صدیوں پیچھے جا چکی ہوں۔ یہیں پرانی عمارت کی بالکونی میں ایک عورت کپڑے لٹکا رہی تھی، نیچے ایک چھوٹا سا کیفے تھا، جہاں کچھ سیاح کافی پی رہے تھے۔ دو لوگ بیٹھے فادو گا رہے تھے۔ ان کی آوازوں میں اداسی نہیں، بلکہ ایک پرانی کہانی کا مٹھاس بھرا دکھ تھا۔

میں جب بھی لزبن آتی ہوں یہاں کے اونچے نیچے راستوں اور گلیوں میں کھو جاتی ہوں۔ ہم الفاما کی اونچی ڈھلوانوں پر چلتے چلتے ساو جارج قلعہ تک پہنچ گئے۔ قلعے کی دیواروں پر ہاتھ رکھا تو پتھروں کی ٹھنڈک میں تاریخ کی حرارت محسوس ہوئی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں کبھی عرب مور بھی رہے، پھر پرتگیزی بادشاہوں کے جھنڈے لہرائے۔ اوپر سے پورا لزبن نظر آ رہا تھا۔ سرخ ٹائلوں کی چھتیں، نیلا دریا، اور دور پہاڑوں پر ہلکا سا دھند کا پردہ۔

اگلا پڑاؤ ہمارا بیلم (Belém) تھا، جہاں تاریخ اور سمندر کا رشتہ سب سے گہرا ہے۔ بیلم ٹاور (Belém Tower) جیسے کسی پرانی داستان کا کردار، جو صدیوں سے دریا کی نگرانی کر رہا ہو۔ یہ وہی ٹاور ہے جہاں سے پرتگیزی مہم جو سمندروں کی مہمات پر نکلتے تھے۔ تھوڑا آگے جرونیموں خانقاہ (Monastery Jerónimos) اپنی سفید پتھروں کی نقاشی کے ساتھ کھڑی تھی، جیسے کسی ماہر خطاط نے سنگِ مرمر پر قرآنی آیات کی جگہ پھول اور بیل بوٹوں کا جال بُن دیا ہو۔

لزبن کی فضا میں ایک عجیب کھلا پن ہے۔ جیسے شہر نے سمندر سے سیکھا ہو کہ ہر سمت سفر کی اجازت ہے۔ یہاں کی زبان، موسیقی، رقص، حتیٰ کہ عمارتوں کی رنگت بھی سمندری ہواؤں کی طرح آزاد ہے۔ سڑکوں پر ٹرامیں چلتی ہیں، اور پیلے رنگ کی ٹرام نمبر 28 تو خود ایک چلتی پھرتی تاریخ ہے، جو پرانے محلوں سے گزرتی ہوئی آج کے شور میں داخل ہو جاتی ہے۔

لزبن کا سفر ذائقوں کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ پاسٹل دی ناٹا (Pastel de Nata) کریم سے بھرا چھوٹا سا میٹھا ٹارٹ بار بار کھانے سے بھی دل نہیں بھرتا۔ یہ ٹارٹ جیسے دھوپ کو کسی نے چینی میں ڈبو کر پلیٹ میں رکھ دیا ہو۔ بیلم کے مشہور بیکری سے لیا ہوا یہ میٹھا، باہر سے خستہ اور اندر سے نرم، جیسے پرتگالی مزاج کا خلاصہ۔

دوپہر کے کھانے میں بکالہاؤ (Bacalhau) خشک اور نمکین مچھلی آئی۔ کہا جاتا ہے کہ پرتگیزی اس مچھلی کو بنانے کے ہزار طریقے جانتے ہیں۔ میرے سامنے پلیٹ میں یہ زیتون کے تیل، آلو اور پیاز کے ساتھ تھا، اور ساتھ میں گرین ٹی یقیناً چائنا واپسی پر یہ کھانا مجھے یاد آئے گا۔

ہمارے اردگرد سیاح اور مقامی لوگ بیٹھے تھے۔ سب ایک ہی لہجے میں ہنس رہے تھے، جیسے اس شہر نے سب کو اپنا ہم زبان بنا دیا ہو۔

رات کو ہم پھر الفاما کی طرف لوٹے، کیونکہ دل چاہ رہا تھا کہ فادو کو ایک بار پھر سنیں۔ ایک چھوٹے سے ریسٹورینٹ میں، موم بتیوں کی روشنی میں، ایک درمیانی عمر کی عورت نے گٹار کے ساتھ گانا شروع کیا۔ اس کی آواز میں سمندر کی گہرائی اور بچھڑنے کا دکھ، دونوں ایک ساتھ تھے۔ ہر لفظ دل پر دستک دے رہا تھا، اور لمحہ لمحہ میں اس شہر کے دل کے قریب آتی جا رہی تھی۔

لزبن مجھے ہمیشہ ایک ایسے بزرگ کی طرح لگتا ہے، جس نے دنیا دیکھی ہے، محبتیں کی ہیں، بچھڑنے کے زخم کھائے ہیں اور اب سمندر کے کنارے بیٹھ کر سب یادیں ہوا کے حوالے کر رہا ہے۔ یہاں کی گلیاں، کھڑکیاں، دروازے، سب اپنے اپنے قصے سنانے کو بے تاب ہیں۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ شہر اپنے ماضی پر فخر بھی کرتا ہے اور حال کی چہل پہل کو بھی گلے لگاتا ہے۔ میں جان چکی تھی کہ سمندر اور ہوا کی گود میں لپٹے اس شہر کو محسوس کرنے کا سب سے اچھا طریقہ ہے۔ دھیرے چلنا، سننا، اور ہر ذائقے کو چکھ کر یاد میں محفوظ کر لینا۔

ابھی پچھلے دن کی تھکن باقی تھی، مگر لزبن کی ہوا نے صبح کے وقت ہی دل میں ایک عجب تازگی بھر دی۔ میں بالکونی پر کھڑی تھی، اور نیچے سڑک پر پہاڑی ڈھلان سے چڑھتی پیلی ٹرام 28 کو دیکھ رہی تھی۔ میرے شوہر نے پیچھے سے آ کر ہلکے سے میرا شانہ تھپتھپایا "چلو، آج شہر ہمیں بلا رہا ہے۔" میں نے مسکرا کر بیگ سنبھالا اور ہم دونوں نکل پڑے۔

ہم نے ٹرام سے بیلم کی طرف سفر کیا۔ کھڑکی سے باہر سمندر کا کنارہ ساتھ ساتھ چل رہا تھا، جیسے وہ بھی ہمارے ہمسفر ہو۔ بیلم ٹاور کے پاس پہنچے تو ہوا نمکین اور ٹھنڈی تھی۔ ہم دونوں نے دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دیر تک پانی کو آتے جاتے دیکھتے رہے۔ اس کے بعد ہم ساؤ جارج قلعہ کی جانب بڑھ گئے۔

ساو جارج قلعہ کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر مجھے یوں لگا جیسے میں لزبن کی صدیوں پر پھیلی سانسوں کو سن رہی ہوں۔ نیچے شہر کی سرخ چھتیں، جنہیں سورج کی کرنیں چمکا رہی تھیں اور دور دریا میں ہلکی ہلکی لہریں۔ ہوا کے جھونکے میں جیسے موری سپاہیوں کی چاپ، اور عیسائی لشکر کے نعروں کی بازگشت تھی۔ میرا ہاتھ قلعے کی پرانی پتھریلی دیوار پر تھا، جو شاید ہزار سال سے زیادہ عرصے سے شہر کو دیکھ رہی ہے۔ میں نے سوچا شاید وقت بھی ایک محافظ ہے، جو اپنی یادوں کی فصیل میں سب کو قید کر لیتا ہے۔ ساو جارج قلعہ کی چڑھائی بہت مشکل کام ہے۔

پہاڑی راستے پر اوپر چڑھتے ہوئے میں بار بار رک کر سانس لینے لگتی۔ قلعے کی دیواروں تک پہنچے تو منظر ایسا تھا کہ ہم دونوں چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئے۔ نیچے لزبن اپنی سرخ چھتوں اور نیلے دریا کے ساتھ پھیلا ہوا تھا۔ میں نے سوچا "یہ جگہ مجھے کبھی نہیں بھولے گی کیونکہ یہاں دوبارہ آنا ناممکن ہے۔"

اگلے دن ہم مرکادو دا ریبیرا (Ribeira da Mercado) گئے، جو لزبن کی سب سے بڑی فوڈ مارکیٹ ہے۔ یہاں ہر اسٹال سے خوشبوئیں اٹھ رہی تھیں۔ سیاحوں کے

Over 175K Followers on social media now shining in print too

لیے یہ مارکیٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ سمندری جھینگے، تازہ مچھلی، پنیر، اور پرتگالی میٹھے۔ ہم نے بکالہاؤ کا ایک نیا انداز آزمایا، جو زیتون اور اجموا (parsley) کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ہنستے ہوئے کہا، ''میں نے سوچا تھا شادی کے بعد تم مجھے نئے ذائقے کھلاؤ گی، یہ تو الٹا ہو گیا۔'' میں نے ہنس کر جواب دیا، ''محبت میں کھانے کی طرح، ہمیشہ تھوڑا سا سرپرائز ہونا چاہیے۔''

شام ڈھلتے ہی ہم کاسکائش (Cascais) کی طرف نکل گئے، جو لزبن سے قریب ایک ساحلی قصبہ ہے۔ سمندر کی لہریں چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں، اور ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی۔ ہم ریت پر بیٹھے دیر تک باتیں کرتے رہے۔ کبھی ماضی کی، کبھی آنے والے کل کی۔ میں جب بھی سمندر کے کنارے ہوتی ہوں مجھے کراچی کا ساحل یاد آنے لگتا ہے۔

ہوٹل واپسی پر لزبن کی گلیاں روشنیوں سے جگمگا رہی تھیں۔ ٹرام کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے میں نے شہر کو ایک خواب کی طرح دیکھا۔ الفاما کی تنگ گلیاں، بیلم کا ٹاور، اور ساو جارج قلعہ، سب جیسے ہمیں الوداع کہہ رہے تھے۔ میں نے ہسبینڈ جی کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے سوچا۔ یہ سفر کبھی ختم نہیں ہوگا، یہ ہم دونوں کے ساتھ سفر کرتا رہے گا۔

اس بار لزبن کی گلیوں میں چلتے چلتے میں نے ایک عجیب بات نوٹ کی یہ شہر صرف پرتگیزی نہیں رہا، یہ تو دنیا کے کئی رنگوں کا مرکب بن چکا ہے۔ الفاما سے بیلم تک، ہر دوسرے کیفے یا چھوٹے ریستوران میں آپ کو کسی نہ کسی زبان کی جھلک مل جاتی ہے۔ اردو، پنجابی، ہندی، بنگالی، نیپالی، حتیٰ کہ افریقی لہجے کی پرتگیزی۔ ہم نے ایک شام مارٹم مونس (MonizMartim) کے علاقے کا رخ کیا، جہاں لزبن کی سب سے بڑی جنوبی ایشیائی آبادی رہتی ہے۔

یہاں کے بازار میں ہم نے خود کو کسی کراچی، لاہور یا دہلی کے گلی کوچے میں پایا۔ مصالحوں کی خوشبو، رنگ برنگے کپڑوں کی دکانیں، اور گلی میں بیٹھے چائے والے کی آواز ''چائے، چائے!'' سب جیسے ایک پل میں مجھے اپنے وطن لے گئے۔ ایک دکان میں داخل ہو کر میں نے پشاوری چپل کو ہاتھ میں لیا تو دکاندار، جو پشاور کا نکلا، ہنس کر بولا ''باجی، یہ لزبن ہے مگر ہمارا دل ابھی بھی خیبر پختونخوا میں دھڑکتا ہے۔''

ہم نے اس شام ایک پاکستانی فیملی کے ساتھ چائے پی۔ باتوں باتوں میں بات نکلی کہ پرتگال کی امیگریشن پالیسی کچھ عرصے سے بدل گئی ہے۔ پہلے یہاں آ کر ویزا اور ریذیڈنسی کے کاغذات بنوانا نسبتاً آسان تھا۔ خاص طور پر جنوبی ایشیائی مزدور طبقے کے لیے۔ مگر اب حکومت نے نئے قوانین نافذ کیے ہیں۔ درخواستوں کا عمل لمبا ہو گیا ہے، کام کے پرمٹ اور ریذیڈنسی حاصل کرنے میں زیادہ وقت لگتا ہے، اور غیر قانونی طور پر آنے والوں کے لیے حالات مزید مشکل ہو گئے ہیں۔

اب صرف پاسپورٹ کا انتظار ہی نہیں، ویزوں کا حصول بھی مشکل ہو گیا ہے۔ نئے آنے والوں کے لیے ملازمت کا معاہدہ، رہائش کا ثبوت، اور کاغذی شرائط ایسی ہیں کہ کئی لوگ راستے ہی میں واپس لوٹ جاتے ہیں۔ پرتگال میں پہلے تو پانچ سال بعد شہریت کا دروازہ کھلتا تھا، اب دس سال کا انتظار ہے۔ لوگ تھک جاتے ہیں... اور پھر اسپین یا جرمنی چلے جاتے ہیں۔ جہاں کاغذ بنانے میں آسانی ہے۔ وہاں کام بھی زیادہ ہے اور تنخواہیں بھی۔

میں نے سوچا، شاید پرتگال کا دروازہ اب سب کے لیے کھلا نہیں رہا، بلکہ ایک تنگ گلی بن گیا ہے جس سے گزرنے والے چند ہی ہیں۔ یہاں ہم نے دیکھا کہ ایشیائی کمیونٹیز صرف رہ نہیں رہیں بلکہ شہر کی ثقافت میں رنگ بھر رہی ہیں۔ لزبن کی فوڈ مارکیٹ میں اب سموسے اور حلیم بھی ملتے ہیں، ساتھ پرتگالی پاسٹل دی ناتا۔ کئی ریسٹورنٹ ایسے ہیں جہاں ایک ہی ٹیبل پر کوئی پرتگیزی سیاح مچھلی کھا رہا ہے اور ساتھ والے ٹیبل پر ایک بھارتی فیملی بریانی۔

''یہی تو لزبن کی خوبصورتی ہے۔ یہ شہر سمندر سے آیا، مگر اب ہر ملک کا ایک چھوٹا سا ساحل یہاں موجود ہے۔'' میں نے سوچا کہ شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں رہنے والے اپنے وطن سے جڑ اور رکھتے ہیں مگر لزبن کو بھی اپنا لیتے ہیں۔

رات کو ہم بائیکسا (Baixa) کے علاقے سے گزرے۔ ہر طرف روشنی اور موسیقی تھی، مگر غور سے سنیں تو گلی کے ایک کونے میں اردو گانا چل رہا تھا، دوسرے میں افریقی ڈھول، اور بیچ میں کوئی فادو گا رہا تھا۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا، ''یہ شہر اب کسی ایک زبان کا نہیں رہا، یہ تو کئی دھڑکنوں کا مجموعہ ہے۔'' انہوں نے سر ہلا کر کہا، ''شاید اسی لیے یہاں کی ہوا میں اتنی زندگی ہے، چاہے قوانین بدل جائیں یا وقت۔'' یہ یہاں آنے والوں کو اپنا لیتا ہے۔

واپسی پر ٹرام سے شہر دیکھتے ہوئے مجھے لگا کہ لزبن ایک خوبصورت مگر صبر آزمانے والا شہر ہے۔ یہاں کے قلعے، ٹائلوں سے بنی دیواریں، اور سمندر کی ہوا سب مسافر کو اپنی طرف کھینچتے ہیں، مگر اب یہ کشش وقت اور محنت کے امتحان سے گزرتی ہے۔ میں نے اپنے ہسبینڈ سے کہا، ''شاید یہ شہر اب خوابوں کو آسانی سے قبول نہیں کرتا۔''

وہ مسکرا کر بولے، ''لیکن جو یہاں رک جائیں... وہ لزبن کی کہانی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ یہاں آنے والے ہر شخص کی اپنی کہانی ہے، کچھ خوشیوں سے بھری، کچھ جدوجہد سے، مگر سب ایک ہی آسمان کے نیچے سانس لے رہے ہیں۔

ہم نے ہوٹل واپسی پر دریائے ٹیگس کے کنارے دیر تک بیٹھے روشنیوں کو پانی میں جھلملاتے دیکھا۔ ''شاید وقت بھی ایک مسافر ہے، جو ہر بدلتے شہر میں اپنا چہرہ نئے رنگ سے رنگ دیتا ہے۔'' اور لزبن اس وقت ایک ایسا رنگ تھا جس میں سمندر کا نیلا، پرتگالی ٹائلوں کا سفید، اور ہمارے وطن کے گلی کوچوں کا سرخ مٹیالا رنگ سب شامل تھے۔

نشاط گروپ اور چیری انٹرنیشنل میں شراکت

پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت میں نیا انقلاب

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان کے معروف کاروباری ادارے نشاط گروپ نے چین کی سب سے بڑی آٹو ایکسپورٹر کمپنی چیری انٹرنیشنل کے ساتھ اشتراک کرتے ہوئے ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے، جس کا مقصد بین الاقوامی شہرت یافتہ برانڈز اومودا اور جیکو کو پاکستانی مارکیٹ میں متعارف کرانا ہے۔ اس شراکت داری کی رونمائی کے لیے ایک شاندار تقریب جمعے کے روز منعقد ہوئی، جس میں سیاسی، کاروباری اور ماحولیاتی شعبوں کی نمایاں شخصیات نے شرکت کی۔

جدید پلانٹ اور 10 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری

رپورٹ کے مطابق، نشاط گروپ نے فیصل آباد کے قریب ایک جدید اسمبلنگ پلانٹ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے، جہاں نومبر 2025 سے الیکٹرک گاڑیوں (EVs) کی مقامی تیاری کا آغاز متوقع ہے۔ اس منصوبے پر ابتدائی طور پر 10 کروڑ امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے، جو گروپ کی ذیلی کمپنی نیکسجن آٹو کے ذریعے کی جائے گی۔ اس پلانٹ میں صرف گاڑیوں کی اسمبلنگ ہی نہیں بلکہ مقامی مارکیٹ کے مطابق ماڈلز کی تیاری، مارکیٹنگ، اور مستقبل قریب میں ایکسپورٹ کا ہدف بھی شامل ہے۔ یہ قدم پاکستان کی آٹو انڈسٹری کے لیے ایک انقلابی پیش رفت تصور کیا جا رہا ہے۔

پانچ جدید ماڈلز کی بیک وقت رونمائی

اس موقع پر تقریب میں پانچ جدید ماڈلز کی بیک وقت رونمائی کی گئی، جو عموماً آٹو موبائل لانچنگ میں ایک غیر معمولی عمل سمجھا جاتا ہے۔ ان ماڈلز میں شامل ہیں:

E5 اور J6 (بیٹری پر مکمل انحصار کرنے والی الیکٹرک گاڑیاں)
C7 اور J7 (پلگ ان ہائبرڈ ماڈلز)
J5 (ہائبرڈ ماڈل)

ان گاڑیوں کو ماحول دوست، ایندھن کی بچت، اور ذہین ڈرائیونگ ٹیکنالوجی کا امتزاج قرار دیا جا رہا ہے، جو جدید صارفین کی ضروریات کے مطابق تیار کی گئی ہیں۔

الیکٹرک گاڑیوں کے فوائد

نشاط گروپ کی جانب سے الیکٹرک گاڑیوں کو فروغ دینے کی مہم اس وقت سامنے آئی ہے جب دنیا بھر میں موسمیاتی تبدیلی، آلودگی، اور توانائی کے بحران جیسے چیلنجز بڑھ رہے ہیں۔ الیکٹرک گاڑیوں (EVs) کے متعدد فوائد ہیں جنہیں اس منصوبے کا لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے:

ماحولیاتی تحفظ:

EVs کاربن ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، اور دیگر زہریلی گیسوں کا اخراج نہیں کرتیں، جس سے فضائی آلودگی میں واضح کمی آتی ہے۔ یہ گاڑیاں ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے میں مددگار ہیں۔

تیل کی درآمد میں کمی:

پاکستان ہر سال اربوں ڈالر کا تیل درآمد کرتا ہے۔ EVs کے فروغ سے ایندھن پر انحصار کم ہو گا، جس سے قومی درآمدی بل میں کمی اور کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس میں بہتری آئے گی۔

کم لاگت:

اگرچہ ابتدائی خریداری کی لاگت کچھ زیادہ ہو سکتی ہے، لیکن EVs کی مینٹیننس اور فیولنگ اخراجات نہایت کم ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں انجن آئل، فلٹر، یا گیئر آئل کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

توانائی کا مقامی استعمال:

بجلی سے چلنے والی گاڑیاں مقامی سطح پر پیدا ہونے والی توانائی (بشمول شمسی توانائی) سے چل سکتی ہیں، جس سے توانائی کی خود کفالت کو فروغ ملتا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی اور ذہانت:

EVs میں مصنوعی ذہانت، خودکار پارکنگ، ایمرجنسی بریک، اور ریجنریٹیو بریکنگ جیسی جدید سہولیات شامل ہوتی ہیں، جو ڈرائیونگ کے تجربے کو محفوظ اور سہل بناتی ہیں۔

میاں محمد منشا کا وژن

نشاط گروپ کے چیئرمین میاں محمد منشا نے تقریب میں خطاب کرتے ہوئے حکومت کی الیکٹرک موبلٹی پر توجہ کو سراہا اور کہا کہ یہ اقدام نہ صرف ماحولیاتی تحفظ کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ ملک کے معاشی استحکام میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ چیری انٹرنیشنل کے ساتھ شراکت داری اس کی ماحول دوست پالیسیوں کی بنیاد پر کی گئی ہے، اور نومبر میں پلانٹ کے فعال ہونے سے پاکستانی مارکیٹ میں تبدیلی کی لہر آئے گی۔ منشا صاحب نے مزید بتایا کہ ان کی موجودہ آٹو موٹو وینچر ہیونڈائی اب تک 50 ہزار سے زائد یونٹس فروخت کر چکی ہے، جو گروپ کی گاڑیوں کی مارکیٹ میں گہرائی اور تجربہ ظاہر کرتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا کہ MCB بینک (جو نشاط گروپ کا حصہ ہے) الیکٹرک گاڑیوں کے لیے فنانسنگ کی سہولت فراہم کرے گا تاکہ عام صارف کے لیے EVs کی خریداری ممکن بنائی جا سکے۔

چیری انٹرنیشنل کا اعتماد

تقریب میں چیری انٹرنیشنل جنوبی ایشیا کے صدر چی جونے بھی خطاب کیا اور نشاط گروپ کے ساتھ شراکت داری پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تعاون نہ صرف کمپنی کی مصنوعات کو پاکستان میں فروغ دے گا بلکہ اومودا اور جیکو کو یہاں کے نمایاں برانڈز میں شامل کرے گا۔

مستقبل کا وژن

چیری اور نشاط گروپ کے اس منصوبے کو پاکستان میں جدیدیت، ٹیکنالوجی، اور پائیداری کے فروغ کے لیے ایک سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ لانچ گروپ کی جدت، معیار، اور عالمی برانڈز کے ساتھ ہم آہنگی کا عکاس ہے۔ نیکسجن آٹو کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ اس شراکت داری کا مقصد نہ صرف نقل و حمل کو جدید بنانا ہے بلکہ صارفین کو ایک ایسا ڈرائیونگ تجربہ فراہم کرنا ہے جو عالمی معیار کا ہو۔ نشاط گروپ اور چیری انٹرنیشنل کی یہ مشترکہ کاوش پاکستان کے لیے نہ صرف صنعتی ترقی کا دروازہ کھولے گی بلکہ ماحولیاتی تحفظ، توانائی کی بچت، اور عالمی معیار کی مصنوعات کی فراہمی کے اعتبار سے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ الیکٹرک گاڑیوں کا یہ انقلابی قدم پاکستانی آٹو انڈسٹری، صارفین، اور معیشت کے لیے ایک تابناک مستقبل کی نوید ہے۔

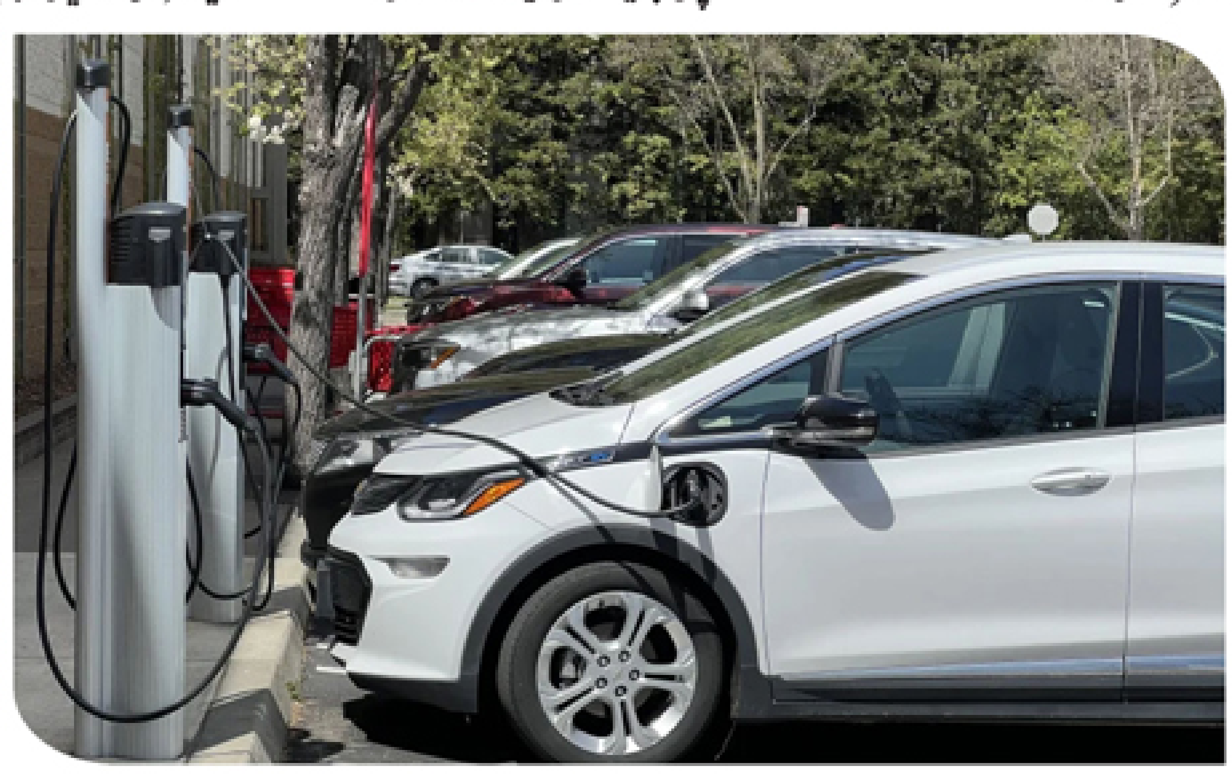

Over 175K Followers on social media now shining in print too

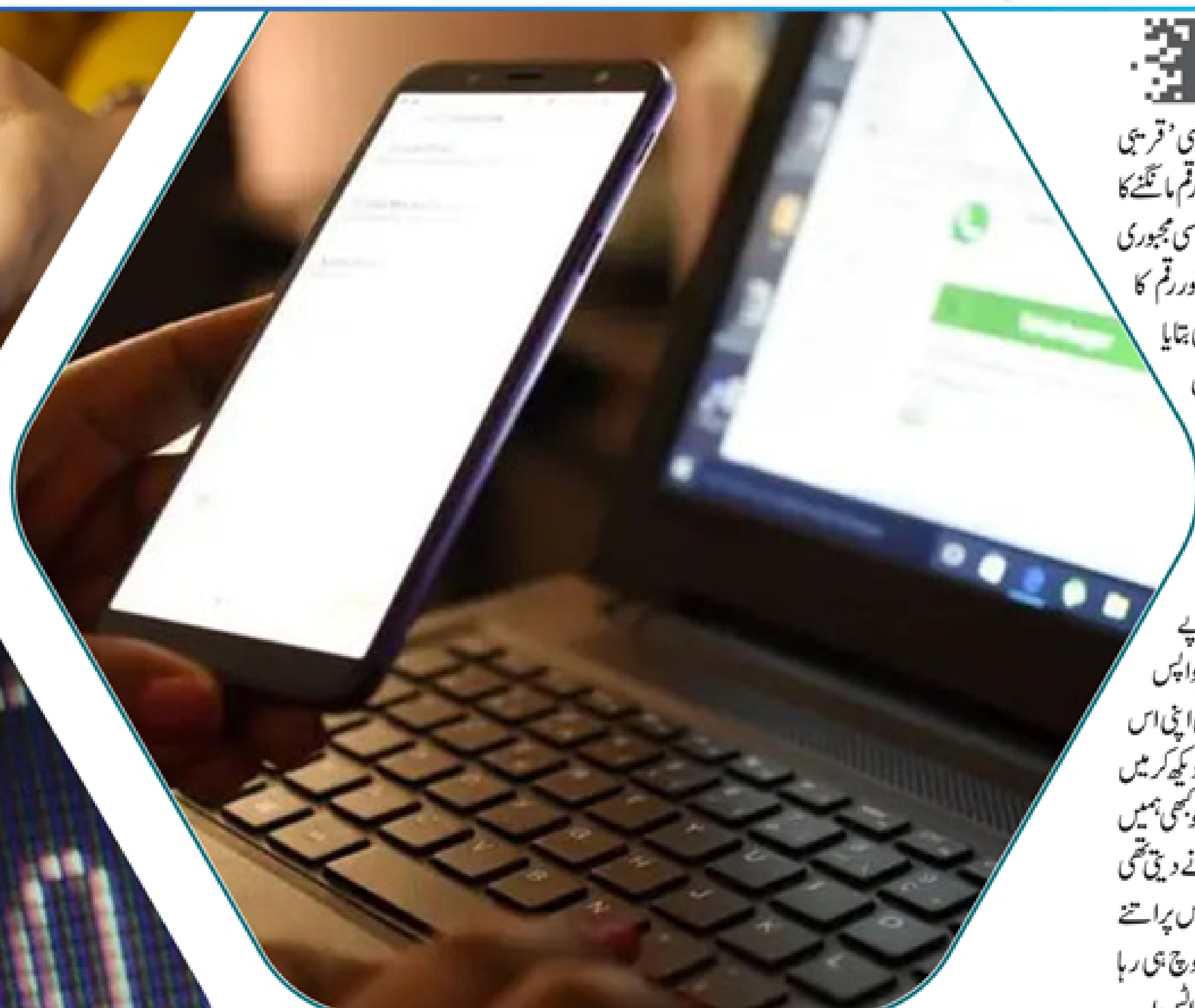

بی بی سی رپورٹ

آپ کو واٹس ایپ پر کبھی نہ کبھی کسی 'قریبی دوست' یا 'رشتہ دار' کی جانب سے اُدھار رقم مانگنے کا پیغام ضرور ملا ہوگا۔ یہ افراد اپنے میسج میں کسی مجبوری یا ایمرجنسی کا تذکرہ کرتے ہیں اور فی الفور رقم کا تقاضہ کرتے ہیں اور ساتھ ہی وہ چینل بھی بتایا جاتا ہے کہ جس کے ذریعے آپ کو انھیں یہ رقم فوری ٹرانسفر کرنا ہوتی ہے۔ مجھے بھی چند روز قبل میری ایک یونیورسٹی فیلو کے نمبر سے واٹس ایپ پر پیغام موصول ہوا۔ حال چال پوچھنے کے بعد اچانک اُس نے مجھ سے 50 ہزار روپے مانگ لیے اور بتایا کہ ایک روز بعد یہ رقم واپس لوٹا دی جائے گی۔ طویل عرصے سے میں اپنی اس یونیورسٹی فیلو سے رابطے نہیں تھا مگر یہ میسج دیکھ کر میں چونک گیا اور سوچا کہ ایک ایسی دوست جو کبھی ہمیں یونیورسٹی کی کینٹین کا بل بھی ادا نہیں کرنے دیتی تھی اور بڑی گاڑی میں یونیورسٹی آتی تھی، اُس پر اتنے بُرے حالات کیسے آ گئے؟ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ہمارے دوستوں کے ایک مشترکہ واٹس ایپ

ہیکرز کِن طریقوں سے آپ کو پھنسا سکتے ہیں اُن سے کیسا بچا جائے؟

گروپ میں کسی نے اطلاع دی کہ 'عظمیٰ (فرضی نام) کا واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیک ہو چکا ہے، اور اس سے رقم کا تقاضہ کیا جا رہا ہے، لہٰذا کوئی اسے رقم نہ بھیجے۔'

پھر دوستوں کے اسی گروپ میں کسی نے ازراہ تفنن لکھا کہ 'میں نے تو عظمیٰ کو پیسے بھیج دیے ہیں۔ اب عظمیٰ کو یہ رقم واپس کرنی ہو گی۔' آپ بھی یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میں اتنی لمبی چوڑی تمہید کیوں باندھ رہا ہوں؟ تو خبر یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کمپنی 'میٹا' نے رواں برس کے ابتدائی چھ ماہ کے دوران ایسے 70 لاکھ واٹس ایپ اکاؤنٹ بند کیے ہیں جن سے متعلق انھیں شبہ تھا کہ وہ فراڈ یا دھوکہ دہی کی کسی سرگرمی میں ملوث ہو سکتے ہیں۔

'انجان واٹس ایپ گروپس میں شامل نہ ہوں'

واٹس ایپ کے خارجہ اُمور کی ڈائریکٹر کلیئر ڈیوی نے منگل کو ایک بلاگ پوسٹ میں بتایا کہ 'ہماری ٹیم نے ان (70 لاکھ) اکاؤنٹس کی نشاندہی کی اور جرائم پیشہ تنظیموں کی جانب سے اُن کے ممکنہ استعمال سے قبل ہی انھیں غیر فعال کر دیا۔'

پوسٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ واٹس ایپ پر اکثر ایسے منظم گروہ سرگرم ہو جاتے ہیں جو کرپٹو کرنسی یا کسی اور سکیم میں سرمایہ کاری کا جھانسہ دے کر لوگوں سے پیسے بٹورنے کی کوشش کرتے ہیں جو صارفین کے لیے واضح طور پر ایک 'ریڈ فلیگ' (خطرے کی علامت) ہے۔

پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ زیادہ تر صارفین تو ایسے پیغامات دیکھ کر چوکنا ہو جاتے ہیں، لیکن کوئی نہ کوئی سادہ لوح شخص اُن کے جال میں پھنس ہی جاتا ہے۔

کلیئر ڈیوی کے بقول واٹس ایپ صارفین کو کسی بھی ایسے واٹس ایپ گروپ کا حصہ بننے سے گریز کرنا چاہیے، جس کے ارکان کو وہ نہ جانتے ہوں۔ انھوں نے تجویز دی کہ 'اگر کوئی آپ کو کسی غیر مانوس گروپ میں ایڈ کر رہا ہے یا سرمایہ کاری کے عوض بڑے منافع کا لالچ دے رہا ہے تو سمجھ جائیں کہ یہ دھوکہ دہی کا معاملہ ہو سکتا ہے۔'

لیکن میٹا نے یہ نہیں بتایا کہ کس ملک کے کتنے صارفین کے اکاؤنٹس بند کیے گئے ہیں۔

تاہم وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) کے سائبر کرائم ونگ کے سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر پنجاب سجاد مصطفیٰ باجوہ کہتے ہیں کہ 'ماضی میں واٹس ایپ جن اکاؤنٹس کو بند کرتا رہا ہے، اُن میں پاکستان، انڈیا، میانمار اور تھائی لینڈ جیسے ممالک بھی شامل رہے ہیں۔'

واٹس ایپ اور دیگر ایپس کے ذریعے فراڈ کی شکایات میں اضافہ

رواں برس جنوری میں بی بی سی نے ایک سرمایہ کاری ایپ پر دھوکہ کھانے والے تیمور رشید کی روداد بھی آپ کو سُنائی تھی۔

سائبر کرائم ونگ کے سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر پنجاب سجاد مصطفیٰ باجوہ کہتے ہیں کہ 'ماضی میں واٹس ایپ جن اکاؤنٹس کو بند کرتا رہا ہے، اُن میں پاکستان، انڈیا، میانمار اور تھائی لینڈ جیسے ممالک بھی شامل رہے ہیں'

تیمور نے زیادہ منافع کی خواہش میں ایک ایسے پلیٹ فارم پر 10 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی تھی جہاں وہ شیئرز خرید تو پا رہے تھے اور بظاہر اُن کی قدر میں تیزی سے ہوتا ہوا اضافہ بھی دیکھ پا رہے تھے مگر وہ منافع کے بعد اپنے 50 لاکھ روپے مالیت کے شیئرز فروخت کرنے سے قاصر تھے۔ بعد ازاں ایف آئی اے نے اپنی تفتیش کے دوران اس آن لائن فراڈ کے الزام میں دو چینی شہریوں کو بھی گرفتار کیا تھا۔

پاکستان میں ایف آئی اے کا سائبر کرائم ونگ واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیک ہو جانے کی دھوکہ دہی کے حوالے سے صارفین کو خبردار کرتا رہتا ہے۔

مگر سوال یہ ہے کہ آخر سکیمرز واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیک کرنے کے لیے کون سے طریقے استعمال کرتے ہیں اور اس سے بچنے کے لیے کن باتوں کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے؟

ہم نے اپنے یہی سوالات گذشتہ برس وفاقی تحقیقاتی ادارے کے سامنے رکھے تھے جس کے جواب میں ادارے کے ترجمان ایاز خان نے اپنے تحریری جواب میں بتایا تھا کہ سکیمرز (جعلساز) واٹس ایپ اکاؤنٹ ہیک کرنے کے لیے نت نئے حربے استعمال کر رہے ہیں۔

ترجمان کے مطابق دھوکے بازوں نے نقالی کے نت نئے حربے اپنے شکار کا اعتماد حاصل کرنے، ذاتی معلومات افشا کرنے یا تصدیقی کوڈز کو شیئر کرنے کے لیے بنائے ہیں۔

'ایسے جعلی واٹس ایپ اکاؤنٹس بنانے کی خاطر، جو بالکل اصلی دکھائی دیں، جعلساز متاثرین کے قریبی روابط یعنی خاندان کے افراد اور دوستوں کی چوری شدہ پروفائل تصویروں کا استعمال کرتے ہیں۔'

گمراہ کن رابطہ

'پھر یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ جعل سازی کا نشانہ بننے والے افراد کے دوست یا خاندان کے افراد ہیں، ان جعلی اکاؤنٹس کا استعمال متاثرین کو پیغامات بھیجنے کے لیے کیا جاتا ہے۔'

اکاؤنٹ ہیکنگ

پھر دھوکہ باز ذاتی معلومات یا واٹس ایپ کے تصدیقی کوڈز مانگتے ہیں، جو متاثرین کے اکاؤنٹس کو ہیک کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ایف آئی اے نے بی بی سی کو بتایا تھا کہ واٹس ایپ ہیکنگ کے واقعات میں حالیہ عرصے کے دوران تیزی آئی ہے۔ لہٰذا صارفین کو تصدیقی کوڈز (او ٹی پی) شیئر کرنے میں احتیاط برتنے کی تلقین کی گئی ہے۔

پاکستان میں ہیکرز کے جال میں پھنسنے والے سادہ لوح افراد موبائل منی ٹرانسفر ایپس کے ذریعے رقوم بھیجتے ہیں جس کی حد 50 ہزار روپے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہیکرز اپنے شکار سے زیادہ سے زیادہ یہی رقم یعنی 50 ہزار روپے کا تقاضا کرتے ہیں۔

دھوکہ باز ذاتی معلومات یا واٹس ایپ کے تصدیقی کوڈز مانگتے ہیں، جو متاثرین کے اکاؤنٹس کو ہیک کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

رقوم کی منتقلی کی سروس فراہم کرنے والے ایک پلیٹ فارم کے نمائندے نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بی بی سی کو بتایا کہ 'ہم رقوم کی منتقلی کا پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔ لوگ یہ رقوم کیسے ٹرانسفر کرتے ہیں، اس سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔'

سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر ایف آئی اے سجاد مصطفیٰ باجوہ نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں واٹس ایپ پر فنانشل فراڈ کے ساتھ ساتھ ہیومن ٹریفکنگ کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔

اُن کا کہنا ہے کہ پاکستان میں کرائم ایجنسی کا کام جرم وقوع پذیر ہونے سے پہلے اسے روکنے کے لیے ڈیٹرنس قائم کرنا ہے تاکہ جرائم پیشہ عناصر کو یہ پیغام مل سکے کہ اگر انھوں نے کسی کے ساتھ فراڈ کیا تو سزا ملے گی۔

سجاد مصطفیٰ باجوہ کے مطابق کہ پاکستان میں آن لائن رقوم کے فراڈ سے زیادہ ہراسانی، توہینِ مذہب یا الزامات کے کیسز کو زیادہ توجہ ملتی ہے۔ 'لہٰذا واٹس ایپ کے ذریعے رقوم منگوانے یا اس نوعیت کے دیگر فنانشل فراڈ کے کیسز کی زیادہ پیروی نہیں کی جاتی۔'

اُن کے بقول فنانشل فراڈ کے زیادہ تر کیس میں کیونکہ رقوم 50 ہزار یا ایک لاکھ تک ہوتی ہیں تو مدعی سائبر کرائم ڈپارٹمنٹ میں شکایات درج کرانے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ فنانشل فراڈ کے کیسز میں سخت سزائیں اور اُن کی تشہیر کے ذریعے ہی اس نوعیت کے فراڈ کی روک تھام ہو سکتی ہے۔

Over 175K Followers on social media now shining in print too

پاکستان میں مضر صحت خوردنی تیل کی بڑے پیمانے پر فروخت

کنزیومر واچ نیوز

پاکستان میں ہر سال استعمال ہونے والے خوردنی تیل کا تقریباً 30 فیصد (یعنی 45 لاکھ ٹن سے زائد) بغیر برانڈ کا کھلا تیل ہوتا ہے، جو زیادہ تر نیم شہری اور دیہی علاقوں میں دستیاب ہے، ان علاقوں میں کم قیمت تیل کے معیار پر تشویش سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، جس سے لاکھوں لوگ سنگین صحت کے خطرات سے دوچار ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یہ کھلا تیل عام طور پر بغیر مناسب پیکنگ یا لیبلنگ کے بڑی مقدار میں فروخت ہوتا ہے اور اس میں اکثر مضر کیمیکلز، آلودگیاں اور حیاتیاتی جراثیم شامل ہوتے ہیں، ماہرین کے مطابق یہ سنگین بیماریوں، جیسے دل کے امراض، فالج اور دماغی امراض، کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ مسئلہ حال ہی میں کینیڈین ادارے نیوٹریشن انٹرنیشنل (این آئی) کے زیر اہتمام خوردنی تیل کی ریگولیشن سے متعلق مشاورتی اجلاس میں اجاگر ہوا، این آئی کے نمائندے معین قریشی نے بتایا کہ پاکستان کی کم آمدنی والی آبادی کا 40 سے 45 فیصد حصہ اس غیر رسمی شعبے پر انحصار کرتا ہے۔ این آئی کے ٹیکنیکل کنسلٹنٹ ڈاکٹر حسن عروج نے نشاندہی کی کہ سندھ میں کھلا تیل تیار کرنے والی 33 ملز موجود ہیں، جن میں زیادہ تر کراچی میں ہیں، اس کے بعد حیدرآباد اور سکھر کا نمبر آتا ہے، بلوچستان میں صرف 2 ملز ہیں، جو زیادہ تر تیل سندھ سے لیتی ہیں، جب کہ ایرانی اسمگل شدہ تیل بھی مقامی منڈی میں پہنچتا ہے۔ اتفاق رائے ہو چکا ہے کہ کھلے خوردنی تیل کی فروخت کو ریگولیٹری فریم ورک میں لایا جائے، جس میں سیل شدہ پیکنگ، لائسنسنگ اور ٹریس ایبلٹی لازم ہو۔ ڈاکٹر حسن عروج نے وضاحت کی کہ ایرانی تیل 100 فیصد قابل استعمال ہے، جب کہ سندھ اور پنجاب کے نمونے صحت کے ٹیسٹ میں ناکام ہوئے ہیں۔ پاکستان دنیا میں خوردنی تیل کا آٹھواں سب سے بڑا صارف ہے، جہاں فی کس سالانہ کھپت 22 کلوگرام ہے، برانڈڈ تیل سخت ریفائننگ عمل سے گزرتا ہے، جس میں فلٹریشن، ڈیوڈورائزیشن اور نیوٹرلائزیشن شامل ہیں، جب کہ کھلا تیل اکثر بغیر ان حفاظتی مراحل کے تیار ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر غیر جراثیم کش کنٹینرز میں ذخیرہ اور غیر صحت مند حالات میں منتقل کیا جاتا ہے، جس سے اس میں آلودگی اور آکسیڈیشن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ کھلے اور برانڈڈ تیل کی قیمت میں واضح فرق ہے، کھلا تیل، جس میں وٹامن اے اور ڈی شامل نہیں ہوتے، 5 لیٹر کا ڈبہ ایک ہزار سے ایک ہزار 500 روپے میں ملتا ہے، جب کہ برانڈڈ تیل اسی مقدار میں تقریباً 2 ہزار 700 روپے کا ہوتا ہے۔ تاہم، کھلا تیل ناقص معیار کا ہوتا ہے کیوں کہ اس میں ٹرانس فیٹس، آکسیڈ شدہ لپڈز اور دیگر زہریلے اجزا زیادہ ہوتے ہیں، جو غلط پراسیسنگ کے دوران پیدا ہوتے ہیں، ٹرانس فیٹس خراب کولیسٹرول (ایل ڈی ایل) کو بڑھا کر اور اچھے کولیسٹرول (ایچ ڈی ایل) کو کم کر کے دل کے امراض کا خطرہ بڑھاتے ہیں۔ مزید یہ کہ تیل کو بار بار گرم کرنے کی عام عادت (خاص طور پر پاکستانی اور جنوبی ایشیائی کھانوں میں) اس کے معیار کو مزید خراب کر دیتی ہے اور کینسر پیدا کرنے والے مادے، جیسے ایکریلیمائڈ اور پولی سائکلک ارومیٹک ہائیڈروکاربنز (پی اے ایچز)، پیدا کرتی ہے۔ ڈاکٹر حسن عروج کے مطابق درست ریفائننگ عمل مفت فیٹی ایسڈز کو ختم کرتا ہے، گمز کو ہٹاتا ہے اور بدبو کو ختم کرتا ہے، جس سے تیل محفوظ ہو جاتا ہے، اس کے برعکس، بغیر ریفائن کیے گئے تیل میں کیڑے مار ادویات اور افلاٹاکسنز کی زیادہ مقدار رہتی ہے، جو جگر کو نقصان اور کینسر سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے بھارت اور دیگر ایشیائی ممالک میں کامیاب ریگولیٹری تبدیلیوں کی مثال دی، جہاں غیر رسمی تیل مارکیٹ کو حکومتی مداخلت کے ذریعے باضابطہ ریگولیٹری نظام میں لایا گیا۔

تجویز کے طور پر ڈاکٹر حسن عروج نے 'ریگولرائزیشن کمپلائنس کمیٹی' (آر سی سی) بنانے کی سفارش کی، جو کھلے تیل کے فروخت کنندگان کی رجسٹریشن اور ریگولیشن کی نگرانی کرے، اس کمیٹی میں ایس ایف اے، نیوٹریشن انٹرنیشنل، جامعہ کراچی اور دیگر اداروں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ سندھ فوڈ اتھارٹی (ایس ایف اے) کی ڈاکٹر سیما اشرف نے بتایا کہ مختلف خوردنی تیل کے لیے پاکستان اسٹینڈرڈز کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (پی ایس کیو سی اے) کے 54 سے زیادہ معیارات موجود ہیں، لیکن کولڈ پریسڈ اور ایکسپریسڈ تیل (جیسے سرسوں، تل، سورج مکھی) کے لیے کوڈیکس معیارات ابھی تک اختیار نہیں کیے گئے، انہوں نے ان معیارات کو نافذ کرنے یا صوبائی قوانین بنانے پر زور دیا۔ کراچی ایڈیبل آئل ایسوسی ایشن (کے ای او اے) کے چیئرمین فرحان نے کھلے تیل سے منسلک صحت کے خطرات کو تسلیم کیا، لیکن اس شعبے کی اہمیت پر زور دیا جو لاکھوں صارفین اور روزگار کو سہارا دیتا ہے، انہوں نے چھوٹے پروڈیوسرز کے لیے لائسنسنگ اور رجسٹریشن سسٹم کی تجویز دی تاکہ وہ حفاظتی اور معیاری تقاضوں پر پورا اتریں۔ اجلاس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ تمام خوردنی تیل سیل شدہ، لیبل شدہ پیکنگ میں فروخت ہونا چاہیے، جس پر بیچ نمبر درج ہو تاکہ اس کا سراغ لگایا جا سکے، موجودہ قوانین کے تحت کھلا تیل ناقابل خوردنی تصور کیا جائے اور فروخت کنندگان کو پی ایس کیو سی اے یا کوڈیکس کے معیارات پر عمل کرنا لازمی ہو۔ مزید برآں، لائسنسنگ اور رجسٹریشن ہول سیلرز، ڈسٹری بیوٹرز اور چھوٹے پروسیسرز پر بھی لاگو ہو، اور کھلے تیل کی فروخت کو واضح ریگولیٹری فریم ورک کے ذریعے بتدریج ختم کیا جائے۔ جامعہ کراچی کے فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹر ایس ایم غفران سعید نے کھلے تیل کی ٹریس ایبلٹی اور لیبلنگ کے فقدان پر تشویش ظاہر کی، جو اکثر خطرناک اشیا، جیسے ری سائیکل شدہ فرائنگ آئل یا صنعتی گریڈ چکنائی سے ملاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ انہوں نے کھلے تیل کی تجارتی فروخت پر مکمل پابندی اور ملک گیر سطح پر باضابطہ لائسنسنگ کا نفاذ تجویز کیا۔ پی سی ایس آئی آر کراچی کے ڈاکٹر عمر مختار تارڑ نے اسٹیک ہولڈرز کو مختلف ریگولیٹری گروپس میں تقسیم کرنے اور ہر گروپ کے لیے مخصوص اقدامات تجویز کرنے کی ضرورت پر زور دیا، انہوں نے بین الصوبائی تجارت اور ناقص معیار کے تیل کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لیے مشترکہ معائنہ ٹیموں پر بھی زور دیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی (پی ایف اے) کی فرح اطہر نے تجویز دی کہ ایس ایف اے 3 ماہ کے عبوری عرصے کے بعد کھلے تیل کی فروخت پر پابندی لگائے، جب کہ چھوٹے فروخت کنندگان کو ریگولیٹڈ حالات میں کام جاری رکھنے کی اجازت دی جائے، انہوں نے قومی فوڈ سیفٹی معیارات پر عمل درآمد کے لیے لازمی لیبلنگ کے تقاضے بھی پیش کیے۔ سندھ فوڈ اتھارٹی کے ڈاکٹر احمد علی شیخ نے نتیجہ اخذ کیا کہ حکومت کھلے تیل کے شعبے کو ریگولیٹ کرنے کے لیے پرعزم ہے اور فروخت کنندگان کو رجسٹریشن اور ریگولرائزیشن کے عمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ جیسے جیسے پاکستان کھلے خوردنی تیل کے صحت اور معاشی اثرات سے نمٹ رہا ہے، فوری اصلاحات کی ضرورت واضح ہے، ریگولیٹرز، ماہرین تعلیم اور صنعت کے نمائندوں کی مشترکہ کوششیں عوامی صحت کے تحفظ اور خوردنی تیل کے شعبے کو زیادہ باضابطہ اور ریگولیٹڈ نظام میں منتقل کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔

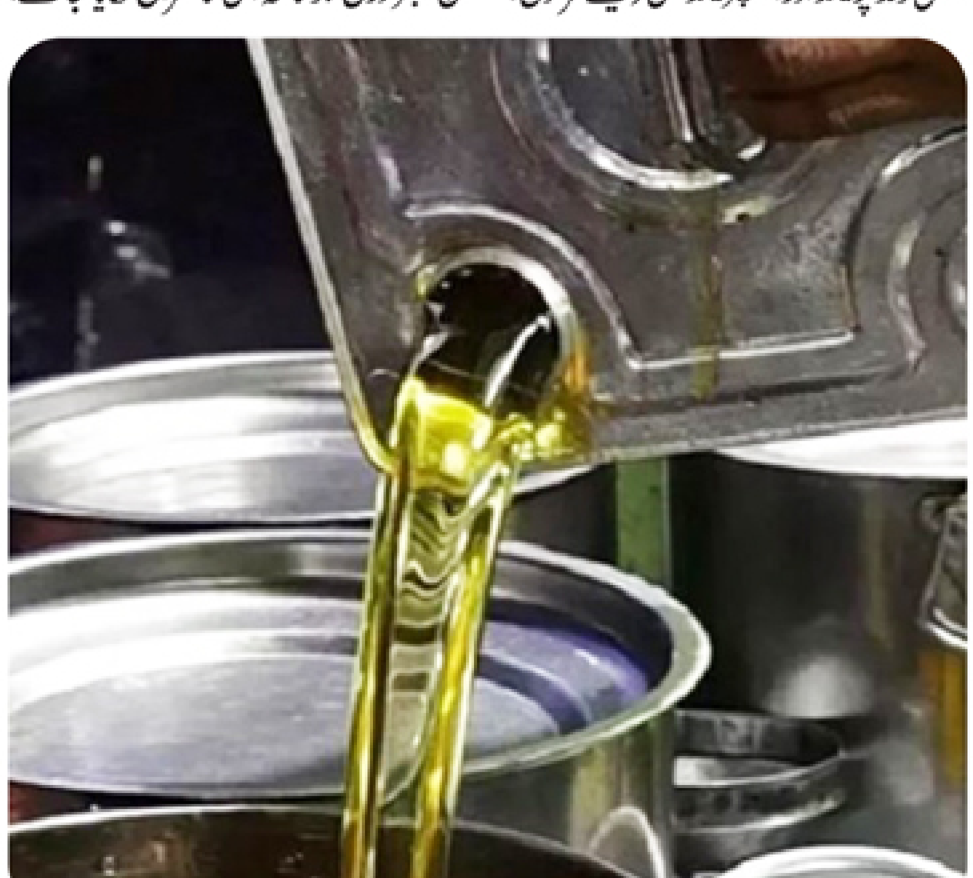

Over 175K Followers on social media now shining in print too

کنیکٹی کٹ میں یومِ آزادی کی شاندار تقریب

جہانِ امریکا
حمیرا گُل تشنہ

14 اگست، پاکستان لیے ایک جوش و جذبے سے بھرا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو یاد کرتے ہیں اور اپنے عظیم وطن کی ترقی وخوشحالی کے لیے دعا گو ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ دن ہے جب دیارِ غیر میں بسنے والے اپنے ملک کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں، پاکستانی تنظیم PAACT (امریکی ایسوی ایشن آف پاکستان) نے کنیکٹی کٹ میں ہر سال کی طرح اس سال بھی یومِ آزادی کی شاندار تقریب کا اہتمام کیا، جس میں مقامی پاکستانی برادری نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہ تقریب نہ صرف قومی یکجہتی کا مظہر تھی بلکہ ثقافتی روایات، قومی ترانے اور پاکستان سے محبت کے جذبات سے بھی لبریز تھی۔

امریکا کے شہر کنیکٹی کٹ میں پاکستانی آرگنائزیشن امریکن ایسوی ایشن آف کنیکٹی کٹ (PACCT) کے زیرِ اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی پاکستان کا جھنڈا کنیکٹی کٹ کے دارالحکومت کی عمارت پر بلند کیا گیا۔ جسے دیکھ کر ایک سرور کی سی کیفیت طاری ہونا شاید فطری سی بات ہے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد نعتِ رسولِ مقبول پیش کی گئی۔

اس کے بعد PACCT کے صدر ظہیر شرف نے شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے یومِ آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے پاکستانی نوجوان نسل کو اپنی ثقافت اور تاریخ سے جوڑے رکھنے کی اہمیت پر زور دیا اور PACCT کے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں بتایا۔

تقریب کا سب سے جذباتی لمحہ پاکستان کے قومی ترانے کی صورت میں آیا، سب سے پہلے امریکا کا قومی ترانہ کھڑے ہوکر سنا گیا اور پھر تمام شرکاء نے کھڑے ہوکر ترانہ پاکستان سنا اور گایا۔ اس موقع پر پاکستانی پرچم کو بھی سلامی دی گئی، جس نے تمام حاضرین کے دلوں میں حب الوطنی کی لہر دوڑا دی۔ بچوں، جوانوں اور بزرگوں سب کی آنکھوں میں پاکستان کے لیے محبت اور فخر جھلک رہا تھا۔

تقریب میں لوٹیننٹ گورنر سوزن (Lt.Governor Suzen) نے آکر پاکستانی کمیونٹی کو بہت سراہا اور بے نظیر بھٹو کی وجہ سے پاکستان کو بے حد پسند کرنے کی وجہ بیان کی اور کئی معزز مہمانوں نے بھی شرکت کی، جنہوں نے پاکستانی امریکی کمیونٹی کے اتحاد اور یکجہتی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے PACCT کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسی تقریبات نئی نسل کو اپنی جڑوں سے جوڑے رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

تقریب کے دوران PACCT کی جانب سے گزشتہ دنوں کی جانے والی کمیونٹی پکنک میں PAACT کی کرکٹ ٹیم کو جیت کی ٹرافی دی گئی اور تمام ٹیم کو میڈل پہنائے گئے۔ اقر مزید ان افراد اور خاندانوں کو اعزازات سے نوازا جنہوں نے کمیونٹی کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

کنیکٹی کٹ میں رہنے والے بے شمار پاکستانیوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ خواتین نے ہرے اور سفید رنگوں کے لباس پہنے، تو حضرات بھی پیچھے نہ رہے اور پاکستانی جھنڈے کی قمیض زیب تن کی۔ اور جس نے پاکستانی جھنڈے کے رنگ کا لباس نہیں پہنا اس نے پاکستان کا بیج لگائے رکھا۔

تقریب کا اختتام پاکستان کے لیے اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا، جس میں ملک کی سلامتی، ترقی اور خوشحالی کی دعا کی گئی۔ PACCT کے اراکین نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے مستقبل کے پروگراموں کے بارے میں آگاہ کیا۔

آنے والے تمام احباب کو لنچ باکس تقسیم کیے گئے جس کے بعد سب لوگ عمارت سے باہر آگئے۔ کئی لوگوں نے واپسی کی راہ لی کیوں کہ چھٹی کا دن نہیں تھا۔ باہر آکر پاکستانی پرچم دارالحکومت کی عمارت پر سربلند کیا گیا۔ اس دوران خواتین مل کر ملی نغمے گاتی رہیں اور ہاتھوں میں لیے پاکستان اور امریکہ کے جھنڈے لہراتی رہیں۔ مرد حضرات پاکستان کی سیاسی صورتحال پر گفتگو میں مصروف رہے اور لوگوں سے ملنے ملانے کا سلسلہ جاری رکھا۔

PACCT کی جانب سے منعقدہ یہ تقریب نہ صرف پاکستانی ثقافت اور روایات کی عکاس تھی، بلکہ اس نے کنیکٹی کٹ میں بسنے والے پاکستانیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ یہ تقریب ایک بار پھر ثابت کرتی ہے کہ پاکستانی جہاں بھی ہوں، اپنی ثقافت اور وطن سے محبت ان کے دلوں میں زندہ رہتی ہے۔ زندہ باد پاکستان

پاکستان زندہ باد!

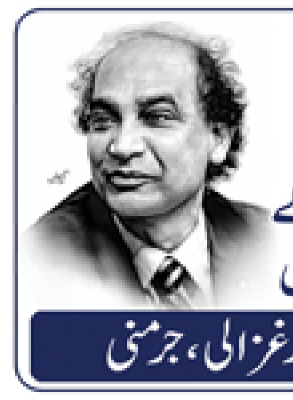

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

برلن کانفرنس

”یورپ کا واضح پیغام، یوکرین کی سرحدوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں“

صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور صدر پوٹین کے مابین الاسکا میں گزشتہ روز ایک ملاقات کا اہتمام کیا گیا اور اس ملاقات سے پہلے ٹرمپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ یوکرین کی جنگ بندی کا فیصلہ اس ملاقات میں صدر پوٹین سے مل کر طے کروا دیں گے۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے انتخابی سرگرمی کے دوران ہی یہ کہا تھا کہ وہ صدر منتخب ہوتے ہی پوٹین کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے یوکرین کی جنگ بندی کا لائحہ عمل پیش کریں گے۔

یوں بھی جب سے صدر ٹرمپ کو نوبل امن کے انعام کی لالچ دی گئی ہے وہ گاہے بگاہے ایسے اقدامات کر رہے ہیں جس سے انہیں امن کا داعی قرار دے کر نوبل پرائز کا حقدار قرار دیا جائے۔

حالانکہ انہوں نے اسرائیل کے بار بار اصرار پر ایران پر بمباری بھی کروائی جو کہ ان کے امن مشن کے بالکل برخلاف بات تھی اور اس وجہ سے ان کا امیج کافی خراب بھی ہوا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں کہ عالمی افق پر بہت متنازع شخصیت اور اپنی بات سے پھر جانے والے شخص کے طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ مغربی ممالک کا کوئی ایسا اہم سربراہ اپنی بات سے اتنی جلدی پھر جاتا ہو یا اپنی بات کو خود ہی رد کر دیتا ہو۔

یوکرین کی جنگ بندی کے سلسلے میں بھی ڈونلڈ ٹرمپ کے مختلف رویے سامنے آئے ہیں کبھی وہ پوٹین کو اپنا دوست کہتے ہیں اور کبھی وہ ایک ایسا بیان داغ دیتے ہیں جیسے روس ان کا سب سے بڑا دشمن ہو۔ حالیہ دنوں میں انہوں نے ایسے فوجی اقدامات بھی کروائے جن سے محسوس ہوتا تھا کہ شاید عنقریب کوئی جنگ امریکہ اور روس کے مابین چھڑ جائے گی۔ مگر اب وہ ایک بار پھر روس سے بات چیت کرنے کے لیے تیار ہیں اور پہلے کی طرح ایک بار پھر وہ یوکرین کو اس لائحہ عمل کا حصہ بنائے بغیر بالا بالا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی صدر پوٹین کے ساتھ ملاقات اور اس کا ایجنڈا طے ہونے کے بعد، جب یوکرائین کی صدر نے اپنے اعتراضات داخل کیے، اور یہ کہا کہ وہ کسی ایسی جنگ بندی کو نہیں قبول کریں گے، جس میں انہیں اپنے ملک کے کچھ حصے سے روس کے حق میں دستبردار ہونا پڑے۔ تو جواباً" صدر ٹرمپ نے یہ اعلان کیا کہ وہ اس میٹنگ میں یورپ اور یوکرین کو شامل کیے بغیر ہی کوئی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ صدر ٹرمپ کی اس بیان سے نہ صرف یوکرائن بلکہ پورے مغربی یورپ میں ایک ہلچل سی مچ گئی۔

یورپ کا یوکرین کی جنگ بندی کے سلسلے میں اپنا ایک موقف ہے اور وہ یہ کے یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک روس یوکرین کے ان سارے علاقوں کو خالی نہ کر دے جس پر اس نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جبکہ روس ان علاقوں کو جہاں کی زبان بھی روسی ہے اپنا اٹوٹ حصہ مانتا ہے اور ان علاقوں کو کسی طور بھی خالی کرنے پر آمادہ نہیں۔

صدر ٹرمپ کے اس اعلان کی مخالفت میں یورپ کے مختلف ممالک کے صدور نے نہ صرف اپنے اپنے بیانات دیے بلکہ پہلے، یورپین یونین کی ایک یوکرینی معاملات پر گفتگو کے لیے کانفرنس بلائی گئی۔ جس میں تمام ممالک اس بات پہ متفق ہوئے کہ روس سے کوئی معاہدہ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگا جب تک وہ یوکرین کے علاقے خالی نہیں کر دیتا۔ ماسوائے ہنگری کے صدر کے تمام ممالک کا یہی فیصلہ تھا جبکہ ہنگری نے اس فیصلے کی مخالفت کی۔

یہی نہیں اس موقف کے سب سے بڑے داعی جرمنی کے چانسلر میرز نے یہ کیا کہ ایک فوری طور پر برلن میں کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں پولینڈ اٹلی فرانس یوکرین اور جرمنی کے صدور شامل ہوئے اور انہوں نے باضابطہ طور پر یوکرین کی مزید مالی امداد کے اعلان کے ساتھ ساتھ یہ بھی اعلان کیا کہ ایسی کسی بھی شرط کو یورپ ماننے سے انکار کرتا ہے جس میں یوکرین کو اپنے علاقے سے دستبردار ہونا پڑے۔ اسی کانفرنس کے دوران مسٹر میرز نے صدر ٹرمپ کے ساتھ ایک آن لائن میٹنگ میں جس میں یوکرین کہ صدر زیلنسکی بھی شامل تھے صدر ٹرمپ سے یہ وعدہ لیا کہ وہ کسی ایسے معاہدے پر دستخط نہیں کریں گے جس میں یوکرائن کو اپنے علاقے سے دستبردار ہونا پڑے۔ اپنے ان رویوں، کانفرنس اور اعلانیہ سے یورپ نے یہ مطالبہ امریکہ اور روس کے سامنے واضح اور دوٹوک الفاظ میں رکھ دیا ہے کہ یوکرین سمیت یورپ کو ایسا کوئی بھی معاہدہ جو ڈونلڈ ٹرمپ اور ولادی میر پوٹین کے مابین طے پائے اور جس کے تحت یوکرین کو اپنے علاقوں سے دستبردار ہونا پڑے قبول نہیں ہے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا یہ بھی ہے کہ یورپ کے اس غیر لچکدار رویے کے نتیجے میں یورپ ایک دفعہ پھر سے جنگ عظیم دوئم کی صورتحال کا سامنا کر رہا ہے جس میں دنیا کی کئی بڑی طاقتیں یورپ کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کر رہی تھیں۔ ان تمام یورپین سرگرمیوں کہ نتائج سے ایک بات واضح ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ اور پوٹن کے مابین نہ تو کوئی حتمی فیصلہ ہو پائے گا اور نہ ہی یوکرین اور روس کی جنگ جو کہ عرصہ تین سال سے جاری ہے بند ہو سکے گی۔ اور اس صورتحال کے نتیجے میں ڈونلڈ ٹرمپ کو امن کا نوبل پرائز کا ملنا بھی مشکوک ہو جائے گا۔

نان فائلرز کیلئے بینک سے رقوم نکلوانے پر عائد ٹیکس میں اضافے کا اطلاق کردیا گیا

اسلام آباد: (کنزیومر واچ نیوز) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی جانب سے رواں مالی سال 26-2025 کے وفاقی بجٹ میں نان فائلرز کے لیے بینک سے رقوم نکلوانے پر عائد ٹیکس میں اضافے کا اطلاق کر دیا گیا۔ ایف بی آر کے مطابق ایکٹیو ٹیکس پیئرز لسٹ میں شامل نہ ہونے والے افراد پر بینک سے رقوم نکلوانے پر ٹیکس کٹوتی میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایف بی آر کا کہنا ہے کہ یومیہ 50 ہزار سے زائد رقم نکلوانے پر 0.8 فیصد ٹیکس لاگو ہے جبکہ اس سے پہلے یومیہ 50 ہزار سے زائد رقم نکلوانے پر 0.6 فیصد ٹیکس عائد تھا۔ بتایا گیا کہ ہر بینکنگ کمپنی نان فائلر سے ایڈوانس ایڈجسٹیبل ٹیکس منہا کرنے کی مجاز ہوگی، اسی طرح غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت یا منتقلی پر ایڈوانس ٹیکس کی شرح میں تبدیلی کر دی گئی۔ پراپرٹی کے خریدار کو ریلیف دینے کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس میں 1.5 فیصد کمی کر دی گئی ہے، پراپرٹی کے فروخت کنندہ یا منتقل کرنے والے کے لیے ہر سلیب میں 1.5 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، جس کا مقصد فروخت کنندہ کو جائیداد کی فروخت پر حاصل کیپٹل گین کی ایڈجسٹمنٹ ہے۔ ایف بی آر نے بتایا کہ اس مقصد کے لیے انکم ٹیکس کے سیکشن 236 سی اور 236 کے میں رد و بدل کیا گیا ہے۔ ایف بی آر کے مطابق 5 کروڑ روپے مالیت تک کی پراپرٹی کی خریداری پر ٹیکس 1.5 فیصد ہوگیا، اس سے پہلے 5 کروڑ تک کی پراپرٹی کی خرید پر ٹیکس کی شرح 3 فیصد تھی۔ اسی طرح 10 کروڑ تک کی پراپرٹی کی خریداری پر ٹیکس 3.5 سے کم ہو کر 2 فیصد رہ گیا ہے اور کروڑ سے زائد مالیت کی پراپرٹی خریدنے پر 4 کے بجائے 2.5 فیصد ٹیکس دینا ہوگا۔

ایس آئی ایف سی کا ڈیجیٹل تجارت کے فروغ کیلئے جدید منصوبوں کا اعلان

اسلام آباد: (کنزیومر واچ نیوز) ڈی پی ورلڈ کے اشتراک سے ایس آئی ایف سی ڈیجیٹل تجارت کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ ایس آئی ایف سی کی کاوشوں سے ڈیجیٹل تجارت کے فروغ اور معاشی ترقی کے لیے مؤثر پلیٹ فارم کی تیاری کا آغاز ہوگیا ہے۔ پاکستان کا ڈی پی ورلڈ کے اشتراک سے دبئی میں "زیرو کوسٹ ایکسپورٹ مارٹ" کے قیام کا بھی اعلان کیا گیا جبکہ دبئی کی بندرگاہ جبل علی کے قریب "پاکستان مارٹ" کے نام سے تجارتی مرکز قائم کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ڈی پی ورلڈ پاکستانی برآمدکنندگان کے لیے تجارتی مرکز کی تعمیر بلا تعمیراتی لاگت کرے گا۔ ایکسپورٹ مارٹ سے برآمدکنندگان کی مصنوعات کو نمائش، ترسیل اور عالمی منڈی تک براہِ راست رسائی ملے گی۔ اس اہم منصوبے سے ٹیکسٹائل، گارمنٹس، سرجیکل اور خوراک سمیت دیگر شعبے مستفید ہوں گے جبکہ برآمدکنندگان کو ریلیف دینے کے لیے فروخت سے قبل کوئی ٹیکس یا فیس لاگو نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پہلی بار پاکستانی کمپنی کا یو اے ای کے بڑے گروپ کو گوشت سپلائی کرنے کا معاہدہ

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان سے متحدہ عرب امارات کے لیے گوشت سپلائی کا پہلی بار معاہدہ طے پا گیا، اس ضمن میں مقامی لسٹڈ کمپنی دی آرگینک میٹ کمپنی نے پاکستان اسٹاک ایکسچینج کو باقاعدہ خط کے ذریعے مطلع کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق پاکستانی میٹ کمپنی کی یہ تاریخی کامیابی ہے کہ اسے متحدہ عرب امارات کے بڑے گروپ کو براہ راست گوشت برآمد کرنے کی منظوری مل گئی ہے۔ خط کے مطابق کمپنی نے یو اے ای کے ماجد الفطیم گروپ سے آپریشنل ایکسلینس آڈٹ میں 94.89 نمبرز حاصل کیے۔ دی آرگینک میٹ کمپنی متحدہ عرب امارات میں کیئرفور سپر مارکیٹ کی تمام شاخوں کیلئے منظور شدہ سپلائر بن گئی ہے۔ خط کے مطابق پاکستان سے متحدہ عرب امارات کے لیے براہ راست گوشت سپلائی کرنے کا یہ اعزاز پہلی بار کسی پاکستانی کمپنی کو حاصل ہوا ہے

پیٹرولیم شعبے میں 2050 ارب روپے سے زائد کی سنگین بے ضابطگیوں کا انکشاف

اسلام آباد: (کنزیومر واچ نیوز) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی جانب سے رواں مالی سال 26-2025 کے وفاقی بجٹ میں نان فائلرز کے لیے بینک سے رقوم نکلوانے پر عائد ٹیکس میں اضافے کا اطلاق کر دیا گیا۔ ایف بی آر کے مطابق ایکٹیو ٹیکس پیئرز لسٹ میں شامل نہ ہونے والے افراد پر بینک سے رقوم نکلوانے پر ٹیکس کٹوتی میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایف بی آر کا کہنا ہے کہ یومیہ 50 ہزار سے زائد رقم نکلوانے پر 0.8 فیصد ٹیکس لاگو ہے جبکہ اس سے پہلے یومیہ 50 ہزار سے زائد رقم نکلوانے پر 0.6 فیصد ٹیکس عائد تھا۔ بتایا گیا کہ ہر بینکنگ کمپنی نان فائلر سے ایڈوانس ایڈجسٹیبل ٹیکس منہا کرنے کی مجاز ہوگی، اسی طرح غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت یا منتقلی پر ایڈوانس ٹیکس کی شرح میں تبدیلی کر دی گئی۔ پراپرٹی کے خریدار کو ریلیف دینے کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس میں 1.5 فیصد کمی کر دی گئی ہے، پراپرٹی کے فروخت کنندہ یا منتقل کرنے والے کے لیے ہر سلیب میں 1.5 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، جس کا مقصد فروخت کنندہ کو جائیداد کی فروخت پر حاصل کیپٹل گین کی ایڈجسٹمنٹ ہے۔ ایف بی آر نے بتایا کہ اس مقصد کے لیے انکم ٹیکس کے سیکشن 236 سی اور 236 کے میں رد و بدل کیا گیا ہے۔ ایف بی آر کے مطابق 5 کروڑ روپے مالیت تک کی پراپرٹی کی خریداری پر ٹیکس 1.5 فیصد ہوگیا، اس سے پہلے 5 کروڑ تک کی پراپرٹی کی خرید پر ٹیکس کی شرح 3 فیصد تھی۔ اسی طرح 10 کروڑ تک کی پراپرٹی کی خریداری پر ٹیکس 3.5 سے کم ہو کر 2 فیصد رہ گیا ہے اور کروڑ سے زائد مالیت کی پراپرٹی خریدنے پر 4 کے بجائے 2.5 فیصد ٹیکس دینا ہوگا۔

ٹیکس فراڈ میں ملوث تاجروں کی گرفتاری کا طریقہ کار وضع

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے سیلز ٹیکس رجسٹرڈ افراد کی جانب سے جعلی اور فلائنگ انوائسز میں ملوث تاجروں کی گرفتاری کا طریقہ کار وضع کر دیا۔ ایف بی آر کے مطابق اس طریقہ کار کے تحت فراڈ میں ملوث تاجروں کی رجسٹریشن معطل کر کے انہیں بلیک لسٹ کیا جائے گا، ثبوت کی بنیاد پر بلیک لسٹ کرنے سے پہلے 7 روز میں شوکاز نوٹس جاری ہوگا۔ ایف بی آر کے مطابق مبینہ ٹیکس فراڈ میں ملوث افراد کی گرفتاری سے قبل مشاورت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ تاجر برادری کے کم از کم 2 نمائندوں سے مشاورت کے بعد ہی گرفتاری کی اجازت دی جائے گی، اس کے علاوہ کسی بھی گرفتاری سے قبل ایف بی آر کے ممبر ان لینڈ ریونیو آپریشنز سے باقاعدہ اجازت لینا ضروری ہوگا۔ ایف بی آر نے واضح کیا کہ ٹیکس فراڈ میں ملوث افسران، عملے یا اندرونی سہولت کار بھی زد میں آئیں گے، مشکوک، جعلی یا فلائنگ انوائسز میں ملوث افراد کی جانچ پڑتال کی جائے گی اور ان کی خرید و فروخت کی ٹرانزیکشنز، ٹیکس گوشواروں اور دیگر متعلقہ ریکارڈ کا تجزیہ کیا جائے گا۔ ایف بی آر نے بتایا کہ اسیسمنٹ پراسسنگ سیل ایسے جعلی انوائسز کی نشاندہی کرے گا جن کی بنیاد پر 2 افسران متعلقہ تاجر کے ڈیٹا کا تجزیہ کریں گے اور اگر کسی فرد پر فراڈ سے مالی فائدہ اٹھانے کا الزام ثابت ہوا تو اس کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ ایف بی آر کے مطابق کمشنر ان لینڈ ریونیو کسی بھی انکوائری کے آغاز کی منظوری دینے کا مجاز ہوگا تاہم انکوائری مکمل ہونے کے بعد گرفتاری کی اجازت نہیں ہوگی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

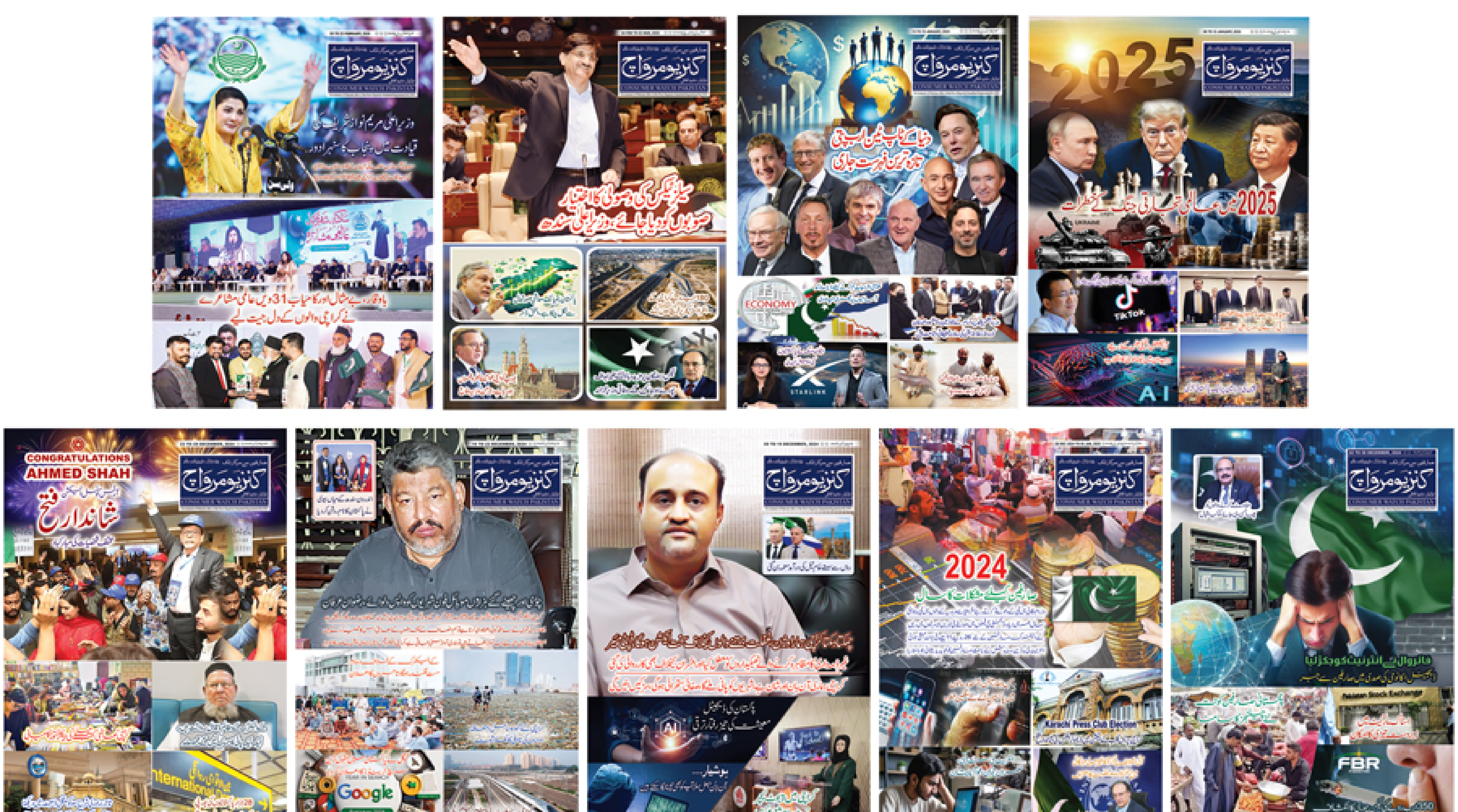

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3